



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 23 فروری 1997ء مطابق 15 شوال 1417 ہجری بروز اتوار

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲	چیئرمین کے پیش کا اعلان	۵
۳	تعزیتی قرارداد (عطاشاد مر حوم)	۵
۴	قرارداد آئین کے آرنسکل 130 (شق ۳) کے تحت پیش کنندہ سردار فتح علی عمرانی	۶
۵	قرارداد کی منظوری اور معزز ارائیں اسمبلی کا اظہار خیال اور وزیر اعلیٰ (قادیویان) کا خطاب	۵۳
۶	گورنر بلوچستان کا حکم	

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تمیرا اجلاس مورخ ۲۳ فروری ۱۹۹۶ء بمعطابن ۱۵ شوال ۱۴۲۷ھ بھری (بروز اتوار) بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (صحیح) ازیر صدارت سیر عبد الجبار، اپنیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
ملادت قرآن پاک و ترجمہ  
از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ يَسِّمِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝  
تَبَرَّكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ بِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ  
وَالْمُؤْتَمِرَاتِ لِيَبْلُو كُمْ أَتَكُمْ أَخْسَنُ عَمَلًا ۝ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو شایست رحم وala میریاں ہے۔ (بڑا بابرکت ہے وہ اخداۓ بالاختیار۔ جس کے ہاتھ میں (دنیا جان کی اسلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بھتیجے والا ہے۔ جس نے سات آسمان بنادیے (اسے دیکھنے والے) بھلا حکمو (خداۓ) رحم کی (اس) صنعت میں کوئی کسر دکھائی دیتی ہے۔ صَدَّقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

میر جان محمد جمالی جناب اپسیکر۔  
جناب اپسیکر جناب ایک مرتبہ سیکرٹری صاحب چیئرمین چیل کا اعلان کریں اس کے بعد آپ کر سکتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب چیئرمینوں کے چیل کا اعلان کریں۔ اور اس کے بعد کوئی درخواست ہو تو وہ بھی پڑھ دیجے۔

سیکرٹری اسیملی بلوچستان صوبائی اسیملی کے قواعد و انصباط کار کے قاعدہ ۲۳ کے تحت اپسیکر صاحب نے صب ذیل اراکین کو اسیملی کے آج کے اجلاس کے لئے الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

- ۱) جناب شیخ جعفر خان مندو خیل
- ۲) جناب عبدالرحیم خان مندو خیل
- ۳) جناب عبدالگریم تو شیر وانی
- ۴) جناب سردار نثار علی۔

جناب اپسیکر اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو وہ پڑھ لیں۔  
نہیں ہے۔

جان محمد جمالی صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میر جان محمد جمالی جناب اپسیکر آپ کی اجازت سے اور قائمہ الیوان اور آپ کے توسط سے ان سے گزارش ہے کہ ایک تعزیتی قرارداد میں لانا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اسے ایک مرتبہ پڑھ سکوں عطا شاد مرحوم ایک شاعر۔ ادیب صحافی اور ایک دانشور جو بلوچستان کے حوالے سے بڑا نام اور شناخت تھی۔ منفرد لمحہ کا ایک بست بڑا شاعر جس نے بلوچی شاعری میں بھی عظیم تر نغمیں لکھیں اور ہے عالی ادبی حلقوں میں بلوچستان کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یہاں ہم مرحوم عطا شاد کی شعروں سخن کے حلقوں میں پہچان تھی وہاں بلوچستان کے ادیب شاعروں اور دانشوروں کو ادبی حلقوں میں بھی متعارف کرانے میں ان کی خدمات سے انحراف نہیں ممکن نہیں مرحوم نہ صرف بلوچستان کے لئے سرمایہ تھے بلکہ ان کی وفات سے ادبی

حلقوں میں ایک بستہ بڑا خلا محسوس کیا جا رہا ہے۔ شدید انسانی جذبوں کے اس سخن در کو ہم بلوجھستانی ایک عرصہ تک یاد کرتے رہیں گے۔ میں معزز ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ ہم اس بلوجھستانی سخن در کا حق ادا کرتے ہوئے دعائے مغفرت کریں اور تحریقی قرار داد منظور کریں۔ اور اس کی خدمات کے اعتراف میں انسکب روڈ کا نام شارع عطا شاد رکھا جائے اس کے علاوہ ان کے لواحقین کیلئے ہماجیات و علیفہ مقرر کیا جائے۔

**جناب اپسیکر** اس سے قبض کہ قرار داد پر بحث ہو میں مولانا عبد الواسع صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کیلئے فتحہ پڑھ دیں باقی اسے بعد میں تحسیلیں میں دکھ لیں گے۔ (مرحوم عطا شاد کیلئے ایوان میں فتحہ خوانی کی گئی)۔

**جناب اپسیکر** اس قرار داد کو بعد میں انشاء اللہ دکھ لیں گے۔ اس پر بحث ہو گی بڑی سرمائی۔ اب آرڈر آف دی ڈے پر آئین کے آرٹیکل ۷۳ کی شق (۲) کے تحت مشترکہ قرار داد صاحب حاجی علی محمد نو تیزی، مولوی امیر زمان، محمد اسلم گچکی، بسم اللہ خان کاکڑ اور سردار فتح علی عمرانی محکمین میں سے کوئی ایک صاحب اپنی قرار داد پیش کر دے۔ جناب سردار فتح علی صاحب آپ قرار داد پڑھ دیں۔

**سردار فتح علی عمرانی** جناب والا۔ قرار داد یہ ہے کہ بلوجھستان صوبائی اسمبلی جناب سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ بلوجھستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ جو اراکن اسمبلی اس قرار داد کے حق میں میں وہ برائے سرمائی اپنی اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ گفتگی کیجئے جناب سیکرٹری اسمبلی پڑھنے بندی کیجئے۔ (گفتگی کی گئی)۔

**جناب اپسیکر** گفتگی کے مطابق (چھیس) ارکان نے سردار محمد اختر مینگل کے حق میں اعتماد کا دوٹ دیا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) اگر کسی معزز رکن نے ارشاد فرمایا ہوں تو اجازت ہے سلیم اکسر بگئی۔

جناب اپنیکر نوابزادہ سلیم اکبر بگئی۔  
نوابزادہ سلیم اکبر بگئی (بلوچی ترجمہ)۔

جناب میں سردار محمد اختیر جنگل صاحب کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ سردار صاحب بلوجھستان کے حقوق کے لئے ہر سلطنت پر بات کریں گے اور وہ صوبہ بلوجھستان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اور جسیے پہلے حالات رہے ہیں ان کو وہ خوش اسلوبی سے کنٹرول کریں گے ہم انشاء اللہ ہر مشکل اور کڑے وقت میں اور نیز ہر اچھے موقع پر ان کے ساتھ رہے ہیں اور میں گے۔ شکریہ۔

جناب اپنیکر عبدالرحیم مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل (پشتو ترجمہ)۔

محترم اپنیکر صاحب۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور بلاشبہ آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے کہ میں سردار محمد اختیر جنگل صاحب کو وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اعتماد کا دوست حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں پرسوں یعنی ۲۱ فروری اور کل سورہ ۲۲ فروری کو ہم نے جو تقدیری کی تھیں اور جن توقعات اور مقاصد کیلئے ہم امید رکھتے تھے ان کے مطابق ہی ہم یہاں اپنی توقعات ان سے دائرۃ کرتے ہیں۔ اور ان بنیاد پر ہمارے صوبے میں قوی جموروی مسائل کے حل کے لئے وہ اقدامات انجامیں گے تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی وگرد ایسا نہ ہوا تو اس کے نتیجے میں صوبہ اور اس میں رہنے والے عموم اور قویتیں خسارہ میں رہیں گے ایک اور بات کا انساف میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ این ایف سی الیوارڈز (مدائلہ)۔

پرانی مویں جان پوائنٹ آف آرڈر، ہم نیس کچھ رہے ہیں وہ کیا کہ رہے ہیں۔  
عبدالرحیم خان مندو خیل یہ بڑی اپنی بات ہے چاہئے تو یہ تحاکہ کے آئندہ کے لئے ان تقدیری کا ترجمہ کیا جائے پشتو سے اردو۔ بلوچی سے پشتو۔ اور بروہی میرا مقصد ہے کہ آئندہ کے لئے اس کا انتظام ہونا چاہئے۔ ہر حال۔

جناب اسپیکر صرف آج کے لئے میں نے آپ دونوں صاحبان کو اجازت دی ہے آئندہ  
بھی کارروائی ہوگی وہ انشاء اللہ اردو اور انگریز میں ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جی درست فرمایا آپ نے آئندہ کے لئے ہم ایسے قواعد  
بنائیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ نہ تو گناہ ہے کہ تقریر بلوچی میں اور نہ ہی یہ گناہ ہے  
کہ پشتو میں تقریر ہو یہ تو ان دونوں قوموں کی زبانیں میں ان کا استدام ہونا چاہئے۔

این ایف سی ایوارڈ جو بنایا گیا ہے اس کی طرف میں وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ  
مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ ایوارڈ منتخب حکومت کی غیر موجودگی میں نگران حکومت نے ہنگامی  
حالت میں ترتیب دیا این ایف سی ایوارڈ جو آئندہ پانچ سال تک اس صوبے کے حقوق پر اثر  
انداز ہوگا اس صوبے کو جو رقم اسلام آباد کے کامن پول سے آئینی طور پر دی جاتی ہے ایسے  
ہے جو آئندہ پانچ سال تک ہمارے حقوق کو حفاظ کرے گا ہم نہیں جانتے کہ یہ این ایف سی  
ایوارڈ کس نے اور کیونکر بنایا اور ترتیب دیا۔ آیا ان کو اس صوبے کے عوام کی حمایت حاصل  
ہے بھی کہ نہیں؟ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے کہتا ہوں کہ این ایف سی ایوارڈ کو قطعاً  
ہماری حمایت حاصل نہیں ہے تاوقت کہ یہ این ایف سی ایوارڈ اس معزز اسلامی میں نہ کیا  
جائے اور اسکی منظوری نہ دی تو ہم قطعی طور پر موجودہ منظور شدہ این ایف سی ایوارڈ کی حمایت  
نہیں کرتے ہیں لہذا میں اپنے پارلیمنٹ کے نمائندوں یعنی سینٹ اور قومی اسمبلی اور قومی اسمبلی  
کے معزز اراکین سے یہ درخواست کروں گا کہ اس پر واضح موقف اختیار کریں ہم حکومت سے بھی  
توقع رکھتے ہیں کہ صوبائی حکومت این ایف سی ایوارڈ کو اس وقت تک منظور نہیں کرے گی تا  
وقت کہ اس معزز ایوان نے اس پر بحث نہ کی ہو جو باعث ہم نے کی ہو رہا بندگی طور پر ایک  
اجھے آغاز کی خاطر کی اس پر برابری۔ برادران اور جموروی اصولوں کے تحت ہم جدد جدد کریں  
گے اور وفاق سے اپنے حقوق حاصل کر گئے ایک بار پھر میں مبارک ہاں میش کرنا ہوں۔ تکریہ۔

جناب اسپیکر بت تکریہ۔

جناب اسپیکر بسم اللہ کا اکثر

بسم اللہ خان کاٹر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اپنے صاحب۔ میں جناب محمد اختصر چنگل کو اعتماد کا دوست حاصل کرنے پر مبارک باد دیتے ہوئے وہ باعین کھوں گا جو اس صوبے کے عوام اور ان کی ترقی سے متعلق ہیں ہم نے جو اعتماد کرتے ہوئے ان کو دوست دیا کل بھی میں نے اشارہ کیا تھا کہ بلوچستان کی بڑی جماعت طویل سیاہی اور کٹھن اور انہیں ایسے پرانے سیاہی کارکنوں کی تائید حاصل ہے جن کے پاس ایک مشورہ ہے جن کے پاس ایک مقصد ہے وہ بجا طور پر یہ کہتے ہیں کہ کچھ توقعات سے ان کو وزیر اعلیٰ بنایا گیا ہے ان کے علم میں جو میں پہلی بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت کے دوران اس صوبے میں کہ پہن اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ معتبر رسانے نیوز لائن نے نائیٹل بنا کر لکھا کہ ۔۔

کہ مہاراجہ اور راجا اس غریب ترین صوبے کے علاقوں کو بطور راج داؤں کے تقسیم کیا گیا تھا۔ اس چیز کو جناب وزیر اعلیٰ صاحب کیسے کثڑول کریں گے اور کیسے ؟۔ بلوچستان کے عوام کو یہ احساس دلانٹگے کہ ہم راج داؤ نہیں ہیں اور یہاں کسی راجہ کی حکمرانی نہیں ہے۔ آپ کے منتخب کے ہوئے لوگ جو آپ نے منتخب کئے ہیں ان کی حکمرانی ہے تو میں چاہوں گا کہ وہ اس پر توجہ دیں۔ دوسری چیز جناب رضیم مندو خیل اور بست سے دوستوں نے فرمایا این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں مرکز سے امداد کے بارے میں بلوچستان کے ترقیاتی کام کے حوالے سے تو بلوچستان میں عام ہی بات ہے کہ ترقی کے کام وہاں ہوتے ہیں جہاں امن ہو آج بھی بلوچستان میں ایسے علاقے ہیں ہوتے سے سرکاری اہل کار نوکری سے برخاست ہونے کو ترجیح دیتے ہیں اور ان علاقوں میں نہیں چانا چاہتے ہیں اور آپ کی جو بدجسیاں اور امداد کرنے والے ادارے ہیں وہاں جانے کے لئے ان سے این او سی لینی پڑتی ہے اور جب یہ اجازت لینی پڑی ہے تو کون رسک کرے گا کہ وہ آپ کو امداد بھی دے اور اس کی جان کو بھی خطرہ ہوا اور جانے پر بھی خطرہ ہو۔ میں واضح طور پر کھوں گا کہ اس صوبے میں پہیا کردہ جھگڑے میں ان کو از خود پسیدا کردا جھگڑے کھوں گا اور بد قسمتی سے پچھلے سات سال میں ان جھگڑوں کو بدیوں کو روکنے کی بجائے وہ مسلسل پھیلتی رہی ہیں اور اس کی وجہ سے صوبے

کے مختلف علاقوں میں اور حتیٰ کہ اس صوبے کے کپیٹل میں بھی لوگوں کو بجا طور پر عدم تحریک  
کا احساس ہے اور یہاں کسی فقط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے اور ان علاقوں میں ہم پاکستان کی  
سلسلہ پر نہیں۔ بین الاقوای سلطنت پر بدنام ہوئے ہیں یہ کیسا علاقہ ہے اور یہاں پر کیسے لوگ رہتے  
ہیں تو میں یہ موقع رکھوں گا کہ ترقی کے کام کروانے کے لئے ہم کسی قبیلے یا فرقہ کے خلاف  
نہیں ہیں ہم وہ لوگ ہیں کہ اس دنیا میں صلاح اور خیر چاہئے والے لوگ ہیں میں رکھوں گا کہ  
اس میں حکومت کی عدم دلچسپی ہے اور یہ بجسیوں کی مداخلت کی وجہ سے یہاں یہ ہوا ہے یہ  
پہلے بھی اس طرح سے پھیلتے رہے ہیں میں اپنے وزیر اعلیٰ سے یہ موقع رکھوں گا کیونکہ وہ میرے  
آئندیں بھی ہے۔ ۵ فروری کو جب بلوچستان اسلامی کے نتائج سامنے آئے جبکہ نہیں اپنے گھر میں  
بیٹھے ہوئے میرے اور میرے دوستوں کے ذہن میں آیا کہ بلوچستان میں یہی ایک ایسا شخص  
ہے جو بلوچستان کو امن امن اور ترقی دینے کی صلاحیت بھی ہے اور جس کا دعویٰ بھی ہے وہاں  
سے ہم نے ٹیلی فون کے ذریعے اپنا ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ میں آج بہت مطمئن ہوں اور  
خوش ہوں یہ چیزیں ان کو سامنے رکھنی چاہتیں۔ جو ایک بات میں نے کل بھی کی تھی کہ  
بلوچستان کے عوام میں تبدیلی کا احساس ہے تبدیلی کا یہ احساس نہیں کہ ٹی وی پر پروگرام  
کرتے ہیں۔ اور ان قبائلی جگہوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سماج دشمن عناصر اور جرائم پیش  
عناصر نے صوبہ کے تمام عوام کے جان اور عزت کو خطرہ پیدا کر رکھا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ  
یہ علاقہ ٹرانی انگل کی صورت میں دس تا میں میل کے فاصلے پر ہے جو کہ سید صدید سے قلعہ  
عبداللہ نک، قلعہ عبداللہ سے گلستان تک گلستان سے سید صدید نک۔ یہاں کسی وقت کی مرحلہ  
پر بھی نہ کسی کا مل محفوظ ہے نہ کوئی راستہ محفوظ۔ نہ کسی راستے پر پڑے کسی روڈ پر۔ جب ہم  
کسی شخص کو اپوانٹ کرتے ہیں اپوانٹ مت میں جب لکھا جاتا ہے کہ آپ کو فلاں دفتر یا  
اسکول میں تعینات کیا گیا ہے جس میں گلستان کا لفظ لکھا جاتا ہے تو لوگ اس ملازمت کو نہ لیئے  
پر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور میں نے اس طبقے کے عوام سے اور مختلف قبائل نے  
اس بات پر ہمیں ووٹ دیا ہے کہ امن اور صرف امن میں اپنے گھر نکل نہیں جا سکتا۔ کوئی بھی

آدی ہو گھوڑ نہیں۔ یہاں سے بین الاقوای راست گزرتا ہے جس کی وجہ سے ہماری بین الاقوای طور پر بدنای ہوئی ہے ایشیائی راستوں کے لوگ۔ افغانستان کے لوگ انڈیا کے لوگ ہرگز اس راستے سے گزرا پسند نہیں کرتے ہیں ان کی کمی بار گازیاں چھینی گئی ہیں۔ ان کی بے عزی کی گئی ہے اور اہل خانہ کے سامنے ان کی بے عزی کی گئی ہے۔ صرف تبدیلی اخبارات میں پروپگنڈہ کرتے رہیں۔ ایک مزدور کو کارخانے میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ میرے حق میں تبدیلی آئی ہے۔ مزدور کو کسی گیراج میں کام کرتے ہوئے یہ احساس خود بخوبی ہو جانا چاہئے کہ تبدیلی آئی ہے اور شب تبدیلی آئی ہے۔ ایک سرکاری اہل کار کو دیانت دار ہو اس کو اعتماد ہونا چاہئے کہ میری عزت نفس کا تحفظ ہو گا اس کو کسی کی مرخصی پر نہیں رکھا جائے گا بلکہ یہاں پر دیانت دار سرکاری اہل کاروں کو مکمل تحفظ ہو گا کام کرنے کا احساس دلانا ہے میں نامتحب وزیر اعلیٰ کو مبارکباد دونگا کہ بست عرصے سے لوگوں کو یہ خیال آیا کہ آج تبدیلی ہو گی اور ہمارے مفاہوات کا تحفظ کرنے والا ہمیں وزیر اعلیٰ ملا ہے۔ ساتھ ساتھ کل انہوں نے جو اشارہ کیا تھا جو کرانے کے گھر کی طرح اس صوبے کو استعمال کرتے رہے ہیں وہ اس کو اپنا گھر سمجھ کر اس کے لئے سوچیں گے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر ان کو اعتماد کا دوست یعنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کا غلکریہ ادا کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** حکریہ بسم اللہ کا لڑا صاحب۔ جی مولانا صاحب۔ کرم نوشیروانی صاحب آپ سے پہلے مولانا صاحب کا نمبر ہے۔ نوشیروانی صاحب آپ کا بعد میں نمبر ہے۔ جی مولانا صاحب۔ **وڈیرہ عبدالحالق** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اپنے اور اپنے جماعت کے دوستوں کی طرف سے جناب سردار محمد اختسر ہنگل کو اعتماد کا دوست یعنے اور بحیثیت وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سردار محمد اختسر پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے سسٹم کو مخلصانہ انداز سے لیکر چلیں گے۔ جس طرح میرزا صوبائی اسکلی نے بخاری اکشہریت سے سردار صاحب کو منتخب کر کے ایک دائمی داشتمداد فیصلہ کیا۔ امید ہے کہ سردار صاحب اس طرح میرزا صوبائی اسکلی کو اعتماد کیساتھ چل کر بلوچستان کی ترقی اور عوام

کی خوشحالی کیلئے بلوجھستان کو بروئے کار لا کر حقوق کی پاسداری کریں گے۔ شکریہ جتاب اپنیکر۔  
جتاب اپنیکر شکریہ۔ مولانا صاحب میں آپ کو اور ہاؤس کو یہ گزارش کر دوں کہ اگر  
آپ نے کلمی ہوئی تقریر پڑھنی ہے تو اپنیکر سے اجازت لی جاتی ہے۔ آئندہ کبھی آپ کوئی  
صاحب پڑھی ہوئی تقریر چاہئے بولنا پڑھنا ہو تو اپنیکر سے اجازت لیا کریں۔ سرمایہ جی۔ جتاب  
عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی **بسم اللہ الرحمن الرحيم**۔ جتاب اپنیکر صاحب میں  
بلوجھستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے جتاب سردار اختر  
میگل صاحب کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی امید کرتا ہوں کہ وہ  
خود اس خط سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے اس خط سے جنم بھی لیا ہے اسکی قربانیاں بھی ہیں  
اور اس کو پڑھنے کے لیے صوبہ کیا چاہتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس صوبے میں کیا کرتا ہے۔  
میں نے اور میرے ساتھیوں نے انکو یہ یقین دلایا ہے کہ آپ سالار کاروان ہیں۔ آپ اس  
بلوجھستان کے مالک ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو اس جموروی کاروان کے ساتھ ہمیں ساتھ لیکر چلیں  
میرے خیال میں کوئی کام آپ کے لئے مشکل نہیں ہے۔ اگر نہیں آپ نے دن دے ریلیک  
**One Way Traffic** چلایا۔ جمورویت کے اندازے یہی ہے کہ دن دے ریلیک میں ہمیشہ<sup>ایکسائٹ</sup> ہوتا رہے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ نوجوان بھی ہے۔ تعلیم یافتہ بھی ہے۔ میں  
چھیس سال یعنی دس پندرہ سال اسکا تجربہ ہے اس پلیٹس میں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ دن  
وے ریلیک جمورویت میں نہیں چلتا ہے۔ کیونکہ جمورویت میں جیسو اور جینے دو دونوں راستے  
ہیں۔ خود بھی جیسو اور اپنے اپوزیشن کو اور اپنے کو لیگز **Colleagues** کو اپنے ساتھیوں کو بھی<sup>چھینے</sup> دے۔ جتاب والا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ چھلکی حکومتوں نے جو گند  
کیا ہوا ہے آپ انکو چھوڑیں۔ وہ جانے اور ان کے اعمال جانیں۔ آپ اپنی فیم کو لیکر چلیں۔  
میرے دوست نے فرمایا کہ ”ماضی میں کرپش“ ہبائیں اس سے پوچھتا ہوں کہ مااضی میں  
س کروڑ کا گزر لگایا۔ مجھے وہ گز دھکائے  
کون تھا؟ وہ آپ ہی تھے۔ جنسوں نے بلوجھ

کہ چالیس کروڑ کا گزر اس بلوچستان میں چالیس کروڑ کا درخت لگاتا ہے جہاں لوگوں کو پانی نصیر نہیں ہے۔ تو گزر بغیر پانی کے کیبے زندہ رہ سکتے ہیں۔ کوٹل ایریا میں بارڈر کے ایریا میں چالیس پچاس کروڑ روپے کا درخت کاری کیا گیا جبکہ ان کا نام و نشان نہیں ہے۔ یہ دیدہ والنسہ کرپشن تھا۔ یہ بالکل دنیا نے دیکھا۔ کوٹل ایریا کو انہوں نے وبا سے اسچیلٹی especially میں نک کر فرانس کے ایک ایکس وزیر اعظم کو لیکر آئے وہ اونکی والٹ Wife تھے۔ اس کوٹل ایریا کو دکھایا اور اسکو نکا کہ "ہم اس کو بیجتا چاہتے ہیں" اس نے نکا کہ "یہ عجیب قوم ہے کہ ہم کیبے اسکو لے سکتے ہیں؟" اس نے نکا کہ "ہم دینے کے لئے تیار ہیں اگر آپ لمیں گے۔" میرا خیال ہے کہ ہمارے معزز مہمانان گرامی بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ان سب کو علم ہے کہ فرانس کے ایکس صدر یا وزیر اعظم تھا جو اپنے والٹ کے ساتھ آیا تھا اور جتاب زرداری بھی اسکے ساتھ تھا پورا کوٹل ایریا کاست سروے کیا اور اسکو دیکھا بھی۔ انہوں نے نکا کہ "لگاؤ اسکا کیا قیمت ہے؟" اس نے نکا کہ "بھائی جاؤ ہم تو دینے کے لئے تیار ہیں آپ کیا دے سکتے ہیں؟" مگر یہ ہماری خوش قسمتی تھا کہ وہ گورنمنٹ جلدی ڈیزیلو Dissolve ہوا۔ ورنہ آدھا بلوچستان بک چکا تھا اس وقت۔ یہ کون تھا؟ یہ ماضی کی واقعی گورنمنٹ تھی۔ یہ چیلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی جو کہ آج بے سروپا بیٹھا ہوا ہے اور آہ و پکار کر رہا ہے کہ میرے ساتھ ظلم ہوا۔ جب آپ نے ظلم کیا پاکستان کے ساتھ تو آپ کے ساتھ بھی ظلم ہوتا ہے۔ جتاب والا میں نے جو کل اپنی تقریر میں نکا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ ایک جموروی پروسس Process ہے۔ یہ ایک جموروی پروسس ہے اس میں الیکشن بھی ہوتا ہے دوٹ بھی ہوتا ہے۔ کچھ اپوزیشن میں بنتے ہیں کچھ اقتدار میں بنتے ہیں۔ اس میں آپ۔۔۔ پھر بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تحریر و ترقی کے لئے بلوچستان میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اپنی پارٹی کے جو موقف ہے ہم اس کو آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ آپ ایک قدم آئیں گے ہم دوس قدم آئیں گے۔ اگر آپ ایک قدم روکیں گے تو ہم دوس قدم پہنچے جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھی ہیں آپ کے کولگز Colleagues ہیں۔ اور انعام اللہ احسن طریقے سے آپ کو ذیل

کریں گے آپ کو چلا گیں گے۔ اور جہاں تک ملک میں کرپشن ہے۔ میں اسکا بھی تائید کرتا ہوں کہ ملک میں کرپشن ہوا ہے۔ ان لپتے اعمال کی وجہ سے آپ دیکھیں آج وہ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے کرپشن کیا ہے۔ اور دوبارہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں جتاب۔ آپ صرف احتاکریں کہ مرکز میں اس دفعہ آپ بڑے دھوم و دھام سے اپنی ٹیم کو لیکر جائیں۔ اس کو یوں کہ "بلوچستان میں مجھے ایریا وائز فنڈز Area wise funds فنڈ دو۔" پاپولیشن Population میں آپ کو فنڈ نہیں ملا ہے کیونکہ بلوچستان میں پاپولیشن بت کم ہے اور مجھ ہیسا پاپولیشن ہے آپ اسکو کور Cover نہیں کر سکتے ہو۔ جتاب والا اگر آپ بلوچستان میں کام کرنا چاہتے ہو تو مربانی کر کے ٹیم کو لیکر کے چلو اور ان کو بتاؤ کہ "مجھے ایریا وائز فنڈ Area wise fund دو۔" جب آپ کو فنڈ ملے گا بلوچستان میں کھپائیں ورنہ آپ کو اس صورت میں جو آپ کو بھیک دے رہے ہیں اس میں آپ نہیں کھپا سکتے ہو بلوچستان کو اور آپ کا جو کوٹ ہے آپ کے بلوچستان کے جو ملازمتوں کا کوٹ ہیں وہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ فارم سٹیشن آپ کے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ جتاب والا ان چھیزوں کا تو آپ کو علم ہے ماخی میں آپ اپوزیشن میں رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے۔ آپ نے اس ملک کو ڈیل کیا ہے۔ میں دوبارہ آپ کا مشکور ہوں اور میں اپنے Colleagues لپتے ساتھیوں کا مشکور ہوں اور جتاب اپنیکر کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے نام دیا اتنا۔ جتاب والا ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے جموروی کاروان کے ساتھ ہیں۔ آپ ہمارے سالار ہیں۔ آپ ہمری کے وہ ناخدا ہیں آپ کی مرثی ہے کہ آپ اپنی ٹیم کو سندھ میں پھینکیں گے یا پار کرائیں گے۔ امید ہے کہ آپ انکو پار کرائیں گے۔ آپکا ذہن اور آپکا تجربہ۔ آپ کی سیاسی بصیرت اور آپ کی قابلیت اس پر ہمیں بالکل امید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بلوچستان کو ایک نمود بلوچستان بنائیں گے۔ جہاں تک لاد اینڈ آرڈر کا تعلق ہے۔ وہ تو انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ خود نائب رہیں گے آپ کا کیفیت نائب رہے گا آپ کا ایڈیٹریشن بھی نائب رہے گا۔ اگر آپ خود لوز loose میں گے آپ کا کیفیت بھی لوز رہے گا۔ تو جاکر پورا ایڈیٹریشن پورا انتظامیہ لوز رہیگا۔ میں

مشکور ہوں جتاب اپسیکر۔

جناب اپسیکر شکریہ جی۔ جی جتاب سردار ست رام صاحب۔

سردار سترام سنگھ اگر کمی اکتوبر کا سترام کرنا پر کچھ ڈر درے ڈر دیر اقل مورت اجمنی سیون گرید ساد جب آتی تھی جگات تھی ہے بھی تھی مانک ہوئی بھی تھی۔ جتاب اپسیکر قائدِ ایوان معز اراکین اسلامی جتاب محترم نواب محمد اکبر خان بگشی جتاب مولانا محمد خان شیرازی۔ جتاب سابقہ اپسیکر عبدالواحید بلوچ صاحب ست سردار گال جتاب اپسیکر میں اپنی تمام بلوچستان کی بجائی بنائی تھی کھیبو نیٹی کی طرف سے جتاب سردار اختسر جان یونگل کو سہ جماعتی اتحاد کی جانب سے قائدِ ایوان منتخب ہونے پر اعتماد کا ووٹ لینے پر ولی مبارک باد پیش کرتا ہوں ان کی کامیابی دراصل ہمارے قائدِ میں محمد اکبر خان بگشی سردار عطاء اللہ یونگل اور مولانا محمد خان شیرازی کی اعلیٰ طرفی اور باہمی اتفاق کا نتیجہ ہے جتاب اپسیکر یہ موقع ہمارے لئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے جب پورے صوبے کی نمائندہ جماعتوں نے واضح اکثریت کے بل بوتے پر اختسر جان یونگل کو بھاری میثہ دیا ہے۔ ہم پورے ایوان کو یعنی دلاتے ہیں۔ کہ جمعت العلماء اسلام بلوچستان نیشنل پارٹی اور جموروی وطن پارٹی کا باہمی اتحاد بلوچستان کی ترقی کے لئے سنگ میل مثبت ہوگا۔ اس اتحاد کی حکومت سے صوبے میں خوشحالی کا ایک نیا دور آئے گا۔ آخر میں ایک بار پھر سردار اختسر جان یونگل کو مبارک باد پیش کرتا ہوں بلوچستان زندہ باد۔ پاکستان پاسندہ باد۔

جناب اپسیکر علی محمد نو تیزی صاحب

میر علی محمد نو تیزی اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جتاب اپسیکر ب سے پہلے اگر اجازت ہو تو ایک شرستاں۔

” تندی باد خلاف سے نہ گھبرا اے عقاب  
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے ”

جب اپسیکر معز اراکین مہمان گرای اسلام علکرم۔ میں اپنے قائدِ ایوان جتاب سردار اختسر

جنگل کو بھاری اکشہریت سے قائدِ ایوان منتخب ہونے پر اور آج کی اس تاریخی دن میں اعتماد کا ووٹ لینے پر اپنی اور اپنی پارٹی اور اپنے حلقہ انتخاب کے عوام کی طرف سے دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ جس تعداد میں معزز اراکین نے ان پر اعتماد کیا۔ وہ ان پر پورا اتریں گے۔ اور ہمارے پھمانتہ علاقے کے مسائل کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔

جناب اپنیکر میں آپ کی توسط سے قائدِ ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے ساتھ بلوچستان کے عوام کے بہت سے امیدیں والبسط ہیں۔ یہاں پر ہمیشہ عوام کا استھان ہوتا ہا ہے۔ عوام نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے کافی بے دریغ قربانیاں دی ہیں اور اس طبقے میں انہیں مالیوی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ اب جبکہ ایک حقیقی اور عوای حکومت بنی ہے۔ ہم امید کریں گے۔ کہ بے روزگاری۔ اقتصادی سوٹھ۔ قبائلی تباہیات اور سیندک جیسے پروجیکٹ مختلف قسم کے اہم مسائل ہیں۔ ان مسائل میں کچھ صوبائی سطح پر ہے۔ اور بعض کا تعلق دفاتری حکومت سے ہے۔ آپ کو بخوبی علم ہے۔ کہ اس قسم کی شکایت ہوتی رہی ہے۔ لیکن ان کی شکایتی نہیں ہوتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ بلوچستان کے حقوق لیکر دیں گے۔ اور انشاء اللہ ہمارا تھاون آپ کے ساتھ رہے گا۔ قائدِ ایوان بلوچستان کے جمیع مختارات کے حصول کو انشاء اللہ ہمیشہ مد نظر رکھیں گے۔ آخر میں ایک بار پھر اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ پاکستان پا سندہ باد۔

جناب اپنیکر شکریہ جناب۔ میں گزارش کرنا چاہوں گا اس ایوان سے کہ ہمارے اسلامی کے اشاف نے جب گفتگی کی تو انہوں نے تحریر ہوئے معزز میران جو پیش (۵۲) تھے کو پیش (۴۹) اس لئے لکھے کہ انہوں نے جناب سردار اختسر جن جنگل کو بھی شمار کیا جو کہ میں سمجھتا ہوں غلط ہوا۔ کیونکہ وہ تشریف فرماتھے۔ تحریر نہیں تھے۔ تو امداً تصحیح کرنا چاہوں گا۔ کہ پیش (۴۵) معزز اراکین نے اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ میں اس کی تصحیح کرنا چاہتا تھا۔ ایوان کے ساتھ۔ میرانی۔ مولانا عبدالواسع۔

مولانا عبدالواسع الحمد اللہ و کفاؤ صفا و سلام (عربی)

جب اپنیکر۔ معزز ارکین اسیل جتاب نواب محمد اکبر خان بھٹی مولانا محمد خان  
شیرانی اور دیگر معزز مہمانوں آج ہم اس معزز ایوان میں جو خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ  
صرف اور صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی حکومتیں بنتی رہی تھیں۔ لیکن آج کا دن دوسرے  
حکومتوں کی نسبت اس لئے مختلف ہے کہ آج کی یہ بھی ہوئی جو حکومت ہے یا جو قادر ایوان  
ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہاں بلوجھان کے نمائندوں نے اور نمائندہ جماعتوں نے اپنی  
مرضی کے مطابق اور اپنے قائدین کی سرپرستی میں اپنی حکومت تشکیل دی۔ لیکن اس سے پہلے جو  
پاکستان کی مقدار حلقے اپنے کو کھتے ہیں۔ یہاں کبھی کبھار ہمارے نواب اکبر خان بھٹی صاحب  
آن کو نادیدہ قومیں کھتے ہیں۔ تو وہ نادیدہ قومیں زیادہ سرگرم عمل ہوتے تھے۔ اور اس کی  
سرپرستی میں ہمارے حکومتیں بنتی جاتی تھیں لہذا جو آج کل ہم یہ محسوس کر رہے ہیں۔ تو  
میں یہ کھجتا ہوں۔ کہ ہمارے سابقہ حکومتوں نے ہمارے صوبے کے فلاں و بہود کے لئے کام  
نہیں کئے۔ اور جو بد عنوان حکومتیں کھجھی جاتی ہیں اور اس ایوان میں ہر ایک کھتا ہے پہلی  
حکومتوں نے اس صوبے کی بستی کے لئے کچھ نہیں کیا تو میں یہ کھجتا ہوں کہ یہ دوسرے نے  
ہمارے اوپر سلطنت کیا تھا۔ اور سلطنت کردہ لوگ اپنے لئے کھجتے ہیں اپنی ذات کے لئے کھجتے اور  
اپنے آقوں کیلئے کھجتے ہیں۔ لیکن اس صوبے کی بستی اور عوام کے لئے نہیں سوچتے۔ تو جتاب  
اپنیکر یہ ذمہ داری جو ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے اور ہم جو دعویٰ کرتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ  
اور اس ضمن میں جتاب اختیار ہنگل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کھتا  
ہوں۔ اور اللہ جل جلالہ سے دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو  
یہ توفیق عطا فرمائے کہ یہ دعویٰ جو ہم کرتے ہیں۔ اور عملی طور پر ہم نے ثابت بھی کر دیا  
لیکن اس پر عمل کرنے اور اس پر چلنے کی ہمیں اللہ جل جلالہ توفیق دے۔ اور جتاب اپنیکر  
جماعت علمائے اسلام نے اختر ہنگل صاحب پرے جو اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ تو جماعت نے اور  
ہماری پارٹی نے کسی شخصیت پر اعتماد نہیں کیا کہ کسی شخص کی شخصیت بڑھ جائے یا کسی طبقے کو  
بالادست رکھنے کیلئے ان پر اعتماد کیا اس وجہ سے نہیں بلکہ جتاب اپنیکر جماعت اور اس

معزز ایوان کے جو بھی اراکین میں انہوں نے سردار اختسر جان پے جو اعتماد کیا ہے۔ تو مجھتوں کو پھیلانے کے لئے اور نفرتوں کو ختم کرنے کے لئے جتاب اپنیکر ہمارے صوبے کی ایک بد قسمتی یہ بھی ہے کہ جو خود غرض لوگ ہیں وہ اس صوبے میں نفرتوں کا جال بچاتے ہیں تو ایک واحد جمیعت علماء اسلام ہے کہ اس کے لئے ہر وقت اس سے پلے بھی جمیعت علماء اسلام نے اس کے لئے کردار ادا کیا ہوا ہے اور یہ صوبہ جس نفرتوں کی آگ میں جل بھا تھا تو اس جمیعت علماء اسلام نے اور اس کے قائدین نے اس آگ کو سکھانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا المذا آج بھی ہم نے اس اعتماد کے ساتھ اور آج بھی ہم نے اس مقصد کے لئے جتاب سردار اختسر جان یتکل صاحب پہ اس مقصد کیلئے اعتماد کیا ہے۔ اور اگر خدا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ایسا موقع ہمارے اوپر نہ لائے کہ اس اعتماد کو شخصی پہنچ جائے اگر سردار اختسر جان نے پھر بھی ہمارے اس اعتماد کو شخصی پہنچا دیا تو جتاب اپنیکر ہماری روایات آپ کے سامنے ہیں۔ ہم نے اس صوبے میں ایک روایت قائم کیا ہوا ہے۔ ہمارا مقصد کبھی حکومت اور وزارتخانہ اور حکمرانی نہیں ہے ہمارا مقصد ایک اللہ جل جلالہ کا نظام اور اللہ جل جلالہ کی دعوت چلاتا یہ ہمارا مقصد ہے اور مسلمانوں اور اس صوبے کے دوستوں کے درمیان محبت پھیلانا یہ ہمارا مقصد ہے اگر ہمارا مقصد اس حکومت سے پورا نہ ہو سکا۔ تو انشاء اللہ ہماری روایات اور ہماری تاریخ آپ کے سامنے ہیں۔ جتاب اپنیکر آخر میں ایک بار پھر میں جتاب اختسر جان یتکل صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اگر ان معزز قائدین جسیے حضرت مولانا محمد خان صاحب شیرانی، سردار عطاء اللہ خان یتکل اور نواب اکبر خان صاحب بگئی ان قائدین کی سرپرستی ان کو حاصل تھی۔ تو انشاء اللہ یہ کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ اللہ ہم وونوں کی نصرت فرمائے اور سب ایوان اور اس معزز اراکین کو اللہ جل جلالہ یہ توفیق دیں کہ اس صوبے کے لئے اس کی خدمت کے لئے اسلام کی خدمت کے لئے اور غریب انسانوں کی خدمت کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کریں۔ اسلام زندہ باد پاکستان پاسندہ باد۔

**Mir Jan Muhammad Jamali, MPA** Mr. Speaker Sir, I thank you for allowing as to speak in the language in which we can impart the sense Balochi, Pushto, and Urdu, I have had wished Maulana Sahiban had taken it have been Arabic, Sir, our province-----

**Mr. Speaker** You are allowed to speak in English also. Thank you.

Mir. Jan Mohammad Jamali, MPA Right sir.

**Mr. Speaker** Thank you.

**Mir Jan Mohammad Jamali, MPA** Since the inception of our province from 1970, in which the democratic process was in a limited period of time. It is interesting that part of our country which was majority in the population wise, that is then East Pakistan now Bangla Desh, had to leave us on the plea of equality then Punjab was asking for equality in form of once Unit, in which we had also part of the one Unit against the wishes of most of the people of West Pakistan. That is ethnically, tribally and culturally. 1973 constitution is very interesting for the reason when East Pakistan had to become Bangla Desh. Again the population factor was used, because then they upon to rule our biggest province, the equality was by passed and the thing came of us on population basis. From that day onwards the problem had set it. Our first elected Assembly on adult franchise the members took oath of office and our illustrious Sardar Attaullah Khan became the first Chief Minister of this province. But the attitude were the civic moral attitudes in which there is no tolerance and no acceptability. The Provincial Governments of Frontier and Balochistan were set and we the people of Balochistan

were made to confront each other. Nawab Akbar Khan Bugti became the Governor, we supported him then because then the Provincial Government was hostile towards. But these are bitter facts of history which can not be ignored. Unfortunately in the 1988 the elections were rigged and government was forced down the throat of the people of this country. Martial Law sacked it, alone a long period of Martial Law. In 1985 a non-party house came into effect in the center and in the province. This led to various diseases. Party politics had come to an end and the government formed the political party, which was very wrong. I say it in the floor of the house. Again in 1988 elections were held again in 1990 and 1993. The Assemblies were not allowed to complete the tenure because of our own in fighting and because various factors were too powerful of the election representatives. Now is the time when the elected representatives have to safeguard their own Assemblies. They have to go according to the condition and by the house we will have to take up the matters may be a right up to the Supreme Court and the supreme Judicial Council for our rights and for articles which have to be implemented through the 1973 constitution. They can be no by-passing it. Sir, on this fact, on this ground we the Muslim Leaguers stand by our Provincial Assembly and our Provincial Government. On yesterday Nawab Sahib in a press statement was calling us hunters. Sir we are not hunters we have joined the Muslim League and today we should be proud that we are sticking by our party and sitting on the opposition benches. Sir, through your goodself, I would like to convey the best of democratic and parliamentary traditions. My congratulations and the best

wishes o Sardar Akhtar Jan Mengal on becoming the Leader of House and gaining vote of confidence toady. Let us start with some conciliation. The best example is to the Muslim League and A.N.P. are working together in the Frontier Province. There is something unique. If you should go back 25 to 30 years our friends were known as anti-state and we were supposed to be the wariest of Pakistan. Sir that is not the reason. Every Pakistani citizen is wariest of Pakistan. I would like Sardar Akhtar Jan Mengal that let us pick up our point from confrontation to conciliation in the larger interest of our country and the province and this attitude will continue. All his actions will be judged by his intentions and his intentions will be judged by his action, and let us wish will the new government which is going to take office, I think by tomorrow and let us cooperate and let us start a new. We are lucky. All the three parties who have formed the coalition government. They have got great patterns, lot of experience and respect in our province. Sir, now with their patriots and vibrancy and youth of the provincial members. Let us all hope for the best. Thank you very much sir.

**Mr. Speaker** Thank you very much Mr. Jamali.

اب میں فلور مسٹر اسد اللہ خان کو دیتا ہوں۔ مسٹر اسد اللہ

**مسٹر اسد اللہ Thank you** جتاب اپنے بھائی میں آج جتاب سردار اختر جان جنگل کو اعتقاد کا دوست لینے پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے اس کے ساتھ ان پارٹیوں کے قائدین جنہوں نے خلوص نیت کے ساتھ اس کاروان میں شریک ہو کر خوش اسلوبی کے ساتھ ہمارا ساتھ دیا میں اپنی پارٹی کی جانب سے جموروی وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی مولانا شیرانی صاحب اور بسم اللہ کا کڑا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امید کے ساتھ کہ ہمارا یہ کاروان مل بیٹھ کر اس پہماندہ صوبے کے مسائل جو مدتیوں سے ہیں ان کو حل کرنے کے لئے یقیناً ہمارا ساتھ دیتے ہیں اس کے ساتھ آج سے پہلی سال پلے ای ایوان میں ایک ایسے عظیم انسان نے اعتقاد کا دوست تھا جو سردار عطاء اللہ خان جنگل کے نام سے انٹرنیشنل Internationaly جانے جاتے ہیں۔

لیکن بہت آفسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ صرف نو میئن لک اسلام آباد کے حکمرانوں نے اسے برداشت کی اس کا گناہ صرف یہ تھا کہ وہ اس پہماندہ سرزین کے مظلوم عوام کی جو فریڈ امنیٹل راشس تھے Fundamental Rights ان کی گورنمنٹ کو بلمی یا خاز بلمیک جمعیش ختم کر کے ان عظیم انسانوں کو جیل کی صوبتی برداشت کرنی پڑی لیکن خدا را میں اسلام آباد کے حکمرانوں سے اب یہ توقع رکھتا ہوں کہ اس کے فریڈ کے ساتھ وہ یہ سلوک نہیں کر دیگے کیونکہ ہم نہ کفیل ریشن چاہتے ہیں ہم صرف اپنے حقوق چاہتے ہیں ہم بھیک نہیں مانگتے ہم حق مانگتے ہیں اور یہ ہمارا بنیادی حق ہے حق چھیننے والا ظالم کے زمرے میں آتا ہے اور ظالم سے ہر وقت ہم لڑتے ہیں کبھی ہم نے اپنا سر نہیں جھکایا اور بلوچستان کے وسائل جو قدرت نے اس سرزین کے سینے میں دفن کئے ہیں اگر انصاف کے ساتھ یہ ان کو دیئے جائیں تو ہم پاکستان کے خوازے کو بلوچستان کے اس وسائل سے بھر دیگے لیکن ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اس ایوان میں ایک فاعل دوست بار بار یہی کہ رہا ہے کہ یہ دو قوی صوبے ہے میں کہتا ہوں کہ صرف بلوچستان اگر کوئی اپنے آپ کو بلوچستانی کئے گا تو اس کی جان اور مال کی حفاظت ہمارا قوی فریضے میں آتا ہے۔ اگر کوئی بلوچستان کے نصیر خان نوری کی سرزین کو غلط نظر سے دیکھتا

چاہتا ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کے ساتھ ہم بجا ہیوں والا سلوک نہیں کر سکتے ہم نے نہ کسی کا استھان کیا ہے اور نہ اقتدار اعلیٰ ابھی تک ہمارے باتحمیں رہی ہے ہم خود استھان کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ہمارے وہ بنیادی حقوق ہمیں نہیں مل رہے ہیں جن کی ہم توقع کرتے ہیں۔ آج اس امید کے ساتھ کہ بلوچستان کے بیورو کریمی جتاب سردار اختیر میگل کے ساتھ تعاون کر کے اور اس صوبے کی پیدائشی کو دور کرنے کی خاطر ہماری رہنمائی کر لیں گی انہیں سردار اختیر میگل سے انشاء اللہ کوئی لگہ نہیں ہوگا۔ لیکن اس اعتماد کے ساتھ کہ چکپے جو دور کی حکومت تھی اور بلوچستان کے خزانے کو انہوں نے دیک کی طرح چلا ہم ایسے کرنے نہیں دیکھ لیں گے جتاب اپنیکر میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے مجھے وقت دیا۔ عینک یو

- Thank You

جناب اپنیکر شکریہ جتاب۔ سردار بہادر خان بنگلزی صاحب آپ کے پاس ہے فلور۔ سردار بہادر خان بنگلزی جناب اپنیکر صاحب۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بالخصوص ان جماعتوں کا جھومنا نے ہمارے پارلیمانی لیڈر کو بحثیت چیف نسٹر الیکشن میں کامیاب بناؤ کر ہم کو مشکور ہونے کا موقعہ دیا بلوچستان اور بلوچستان اسمبلی کی تاریخ کے حوالے سے جو بامیں کی گئی میں ان کو دوبارہ دہرانا مناسب نہیں ہے۔ اب یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میرے جن دوستوں نے ہمارے پارلیمانی لیڈر کو اس اعتماد کے ساتھ چیف نسٹر کی حیثیت سے انتخاب میں کامیاب کیا ہے میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ صرف یہ تمام مسائل اختیار جان کے کندھے پر نہ ڈالیں۔ کیوں جب تک ہم سب کا تعلدن ان کے ساتھ نہیں ہو گا وہ کسی بھی کامیابی کے ساتھ اس حکومت کو چلانیں سکیں گے۔ محاشرے کی جو برائی ہے پاکستان کا یہ پھر بن چکا ہے اس کی نشان دہی عموم کی ذمہ داری ہے اور ہمارے معزز اراکین کی بھی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے عوام کو وقتاً فوتاً جو اس صوبے میں زیادتیاں ہوتی رہی ہیں یا ہوتی رہیں گی ان کی نشان دہی کر کے صحیح سمت چلانے کی کوشش کریں اور ہم ان کو راغب کریں اور راستہ دکھائیں۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ صرف اور صرف یہ امید رکھتا کہ یہ صرف ان کی ذمہ

داری ہے اور وہ اس ذمہ داری کو وہ اپنے سر پر نجاتیں گے یہ ہماری توقع بالکل ظلم ہے اور یہ  
امید رکھنا بھی غلط ہے ہمیں چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ تمہارے ہمیں کا قلع قلع کرنے کے لئے  
اس کا ساتھ دیں اگر وہ ساتھ نہ چلیں تو ہم ان سے یہ لگہ کر سکتے ہیں اور ہمیں لگہ کرنے کا بھی  
حق ہے۔ میں ان دوستوں کی شکایت تو نہیں کروں گا جنہوں نے الگش میں ہمارے قائد کو  
دودھ نہیں دیا۔ لیکن آج اعتماد میں بھی انہوں نے اپنا دودھ استعمال نہیں کیا۔ اس کے لئے  
محبھے افسوس ہے۔ اس کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

### جناب اپسیکر شکریہ سردارِ مصطفیٰ ترین۔

سردار غلامِ مصطفیٰ خان ترین۔ شکریہ جناب اپسیکر صاحب۔ آج اس ایوان نے  
مختلف سیاسی پارٹیوں کے قائد یہاں آئے ہوئے ہیں اور ہر ایک کا اپنا نظریہ ہے اپنی تاریخ ہے  
میں پشتون خواہ ملی عوای پارٹی کی طرف سے کچھ اپنی تاریخ پر نظر دہراویں گا جناب اپسیکر  
صاحب پشتون خواہ ملی عوای پارٹی نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ جاں خرابی ہو ہاں پشتون  
خواہ ملی عوای پارٹی نے نشانِ دہی کی ہے آج پھر اس ایوان میں ہم یہ کہیں گے کہ تاریخ کی  
پشتون خواہ عوای ملی پارٹی کی ہر فورم پر ہم لوگوں نے نشانِ دہی کی ہے ہم چھٹلی تاریخ میں  
نہیں جائیں گے لیکن اتنا کہیں گے کہ پاکستان کا نام اور پشتون خواہ ملی عوای پارٹی کے راہ نمازے  
اسی وقت یہ نشانِ دہی کی کہ پاکستان میں چار قومیں آباد ہیں اور ایک قوم کو دوسری قوم پر  
بلا دستی نہیں کرنا چاہتے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ پانچ قومیں آباد ہیں لیکن چونکہ لاہور نے بلا دستی  
رکھا باقی قوموں پر لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا یہ ہوا کہ پاکستان دو حصے میں قسم ہوا۔ یہ ان  
خراہیوں کا نتیجہ ہے کہ ایک قوم دوسرے قوم پر بلا دستی رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ آج پھر  
اس فورم پر ہم یہ کہیں گے کہ اگر ایک قوم نے دوسری قوم پر بلا دستی کرنے کی کوشش کی تو  
وہ انجام ہمارے سامنے پڑا ہے اور یہ اصلی اس صوبے میں نہیں چل سکے گی۔ میں اس فورم  
اس اصلی اس ممبران سے یہ قوی رکھوں گا کہ آج اس فورم پر یہ نشانِ دہی کرتے ہیں کہ  
یہاں دو قومیں آباد ہیں ایک قوم کو دوسری قوم پر بلا دستی نہیں کرنی چاہتے بھائی چارے کے

ساتھ بیٹھتا چاہتے ایک دوسرے کے ساتھ تھاون کرنا چاہتے اور یہ مسئلے حل کرنے چاہیں۔ اگر یہ نہیں ہوا تو اس کا انجم ہمارے خیال میں بہت ہی خراب لگے گا۔ میں جناب اپسیکر کے یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام حاضرین سے یہ کہوں گا کہ یہاں پر آگ لگانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے اگر کسی نے آگ لگانے کی کوشش کی تو اس کا انجم وہی ہو گا جو پاکستان نوٹا تھا۔ جناب اپسیکر صاحب آج پارٹیاں یہاں آئیں اور وزیر اعلیٰ کے لئے اعتماد کا دوٹ دیا ہم وزیر اعلیٰ سے یہ موقع رکھتے ہیں کہ وہ ان مسائل میں دلپسی لیں اور قوموں کے حقوق پر ایک دوسرے پر بالادستی نہیں ہوئی چاہتے۔ اس میں ہم اُنکے ساتھ تھاون کریں گے اگر انہوں نے یہ نہیں کیا تو ہمارا تھاون نہیں ہو گا۔ بلکہ اپنی پارٹی کی پالیسی کے حساب سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ جناب والا غنکریہ۔

جناب اپسیکر سیر محمد عاصم کرد صاحب۔  
میر محمد عاصم کرد (گیلو) جناب اپسیکر میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ بولان کے عوام کی طرف سے وزیر اعلیٰ کو سبارک باد بیش کرتا ہوں اور اسید کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان کو ایک مثلی حکومت بنائیں گے مسٹر اپسیکر ہماں کی حکومتوں کے دوران حزب اختلاف میں رہتے ہوئے ہم نے بلوچستان کے مسائل کی نشان دہی کی ہے اور قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے سرودار اخترد جان یونگ نے بھی ان مسائل کی نشان دہی کی ہیں ابھی یہ ان کے لئے ایک امکان ہے اور ہمارے لئے بھی ہماری ان کی مشترکہ جدوجہد یہ ہو گی بلکہ صرف مسائل سے آگاہی حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ ان مسائل کو حل کرنا ہے یہ ہماری اور ان کی ایک مشترکہ بلوچستان میں جدوجہد ہو گا کہ بلوچستان میں ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں سے بلوچستان میں قانون کی حکمرانی بحال کریں۔ اور بلوچستان کو ایک پر اعتماد۔ خوشحال صوبہ بنائیں۔ مرمانی۔

جناب اپسیکر غنکریہ جناب۔ سردار نثار علی۔

سردار نثار علی جناب اپسیکر۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے اور اپنے حلقے کے عوام کی جانب سے سردار صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر اور آج اعتماد کا

ووٹ لینے پر دلی مبارک باد بیش کرتا ہوں۔ اور سردار صاحب کو میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس صوبے پر جو پہماندگی کا لیبل لگا ہوا ہے اس کو مٹانے کے لئے ہمارا تعاون ان کے ساتھ رہے گا۔

### جناب اپنیکر شیخ جعفر خان مندو خیل

شیخ جعفر خان مندو خیل عوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔  
محترم جناب اپنیکر صاحب اراکین اسمبلی میں آپ سب کا شکر گزار ہوں آپ نے مجھے بولنے کا موقعہ دیا ہیں وزیر عالی صاحب کو منتخب ہونے پر اور اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارک باد بیش کرتا ہوں۔ جموں طریقہ میں تو یہ ہوتا ہے اگرچہ اس میں ہمارا ووٹ شامل نہیں تھا ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہاؤس کو صحیح طریقے سے چلاں گے ایسے نہیں جس طرح چور ہیرے پہنچے سالوں میں چلاتے رہے۔ (ڈیک بجائے گئے) آج ان سے ہماری یہ توقع ہوگی کہ وہ اس صوبے میں تجدیلی کا احساس دیں گے ایک بھومنی طور پر تجدیلی آئی چاہئے۔ شروعات تو اچھی ہیں میں سمجھتا ہوں جن کو شکاری کجا جاتا تھا آج ان سے شکار کے جا رہے ہیں۔ پہلے تو وہ یہ تحد ثابت ہو گئی باعث اس طرح سے نہیں تھیں۔ ہم بات کرتے تھے کہ یہ ہمارے ساتھی ہے ہم بارہ ساتھی بجائے دوسرے جو اتحادی پارٹی ہے یا ساتھی ہے وہ کہتے تھے کہ یہ شکاری ہے۔  
معزز اراکین اسمبلی کو جس کو پہنچے سے حلقة کے عوام نے اعتماد کیا ہے چاہیے اس کو جس پارٹی کی شیپ میں بھیجا گیا ہو چاہئے جس جماعت کے لئکٹ کی حیثیت سے بھیجا گیا ہو چاہیے آزاد بھیجا گیا ہو ان کا احتیاطی احترام ہونا چاہئے کل انکا احترام نہیں تھا آج پھر ان کا احترام شروع ہو گیا ان کے پہنچے لوگ جا رہے ہیں ان کے اوپر ڈورے ڈالے جا رہے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا اس نے اپنے بیوی کو طلاق دے دیا لیکن سال بعد شارع لیاقت پر پھر اس کے پہنچے پکر لگا بہا تھا تو کسی نے پوچھا کہ بھائی آپ نے تو اسے طلاق دے دیا ابھی کیوں اس کے پہنچے پھر رہے ہو بولا ہے بت خوبصورت ہے تو آج میں یہ چاہونگا جن کو آپ نے طلاق دے دیا کم سے کم ان کے پہنچے آپ نے جائیں کریں سے نجات کی باعث ہو رہی ہیں (تو میں سمجھتا ہوں میں مبارک باد دوں)

گا اس حکومت کو اور میرا تعاون حاصل ہوگا اس فلور آف دی باؤس پر میں زبان دے بھا ہوں  
کہ اس کو ایک بار حلف تو لینے دو پھر اس کے بعد یہ باہمی کروائی اسکلی میں ہم لوگ باہمی  
کریں گے اور نشاندہی کریں گے اور آپ لوگ ندامت بھرے چہرے لیکر کے ہمارے سامنے  
کھڑے ہوئے جیسے پچھلے وقتوں میں ہم ہوتے تھے۔ اگر واقعی چوتا کابید کی بات آپ نے کیا تھا  
اگر اسی پر قائم رہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ بات واقعی اصول کے مطابق آپ لوگ چلاتا چاہتے ہیں  
کیونکہ یہ ہم اصولی جماعتوں کی اصولی حکومت ہے ہماری توقعات ان سے یہ ہے کہ واقعی وہ  
اصولی طور پر ان کو چلاں گے بعد میں اپنے ممبران کے اوپر قابو پائیں گے بلکہ یہ جو  
بیورو کریمی جو سامنے یٹھے ہوئے ہیں آج تو زیادہ نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ان کے اوپر بھی قابو  
پائیں گے اگر ان کے اوپر حقیقت میں قابو پالیا تو ہمارا اعتقاد آپ کے ساتھ رہیگا چاہتے ہم  
انھائیں ملک والیں سمجھتے جائیں لیکن آپ کو اسلام اللہ گرانے میں ہمارا ہاتھ د ہوگا اگر آپ نے یہ  
احساس لوگوں کو دلادیا اور یہ چیز آپ نے پیدا کر دی اور اس صوبے میں لوگ جو امید  
کرتے ہیں کہ ایک نیشنل حکومت آئی ہے اس سے فرعیں کم ہو گئیں کہ فرعیں زیادہ ہوں  
آج جو الیوان میں ہم سے پہلے جو تقریر ہوئی ہے وہ تو میں احمداء میں سمجھ بھا ہوں ان چیزوں  
کو بھی ہماری توقع ہے کہ ان چیزوں کو بھی آپ کم کرنے کی کوشش کریں گے بلکہ ختم کریں گے نہ  
کہیں نہ انصافی ہو نہ کہیں فرعیں ہوں امن و امان کے حوالے سے بھی یہ صوبہ بخوبی طور پر  
دوسروں سے اچھا رہا ہے لیکن جمال ملک قبائلی رجھیں ہیں نہ صرف گھٹان جیسے بسم اللہ صاحب  
نے ذکر کیا واقعی وہاں پر بری حالت ہے بلکہ ذیرہ بھگتی اور دوسرے علاقوں کا میں کھوں گا کہ  
کہیں بھی امن و امان کا مسئلہ آپ نے نہیں ہونے دیتا ہے بلکہ آج اس طرح نہیں ہونا چاہتے  
کہ سرکار کی لاثنی سے اپنے دشمنوں کو ہاتکا جا رہا ہے یہ احساس نہیں ہونا چاہتے جیسے کہ ماضی میں  
لوگ کرتے رہے ہیں۔ جمال ملک مرکز کے ساتھ تعلقات میں ہم اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں  
جس کا مرکز میں حکومت ہے اسلام اللہ آپ کو یقین بھانی کرتے ہیں اگر آپ لوگ صحیح طبقے  
رہے تو وہاں ہمارا Statement govt ہوگا۔ اگر آپ لوگوں نے حکومت چانے کی صحیح

کوشش کی تو آپ کے ساتھ جاکر کے اکٹھے ایک مودو منٹ چلا ہیں گے وہاں سے جو بھی حقوق  
ہوئے ہم پلے بھی حقوق کے علمبردار سب سے زیادہ رہے ہیں لوگ باعث کرتے رہے ہیں ہم  
جاکر کے وہاں بیٹھ کر لڑتے رہے ہیں۔ آج بھی ہمارا وہ اسٹینڈ ہو گا کہ بلوچستان کے حقوق کے  
حوالے سے آپ لوگوں کو مکمل اعتماد اور تعاون دھنگے اب میں آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا  
کرتا ہوں اور سردار صاحب کو اپنی پارٹی کی طرف سے اپنے ساتھیوں کی طرف  
سے مبارک باد دیتا ہوں کہ آج اس نے اعتماد کا دوٹ لیا ہے اور انشاء اللہ یعنی اعتماد ہمارا ان  
کے ساتھ چلا رہے گا۔ شکریہ۔

سردار عبدالحفیظ لوٹی جتاب اپنیکر میں سب سے پہلے سردار اختدر جان میگل کو  
مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کل وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کا حلف انٹھایا اور آج اعتماد  
کا دوٹ لیا جتاب اپنیکر ہم تو آزاد رکن ہے اور ہمیں کئی زبانوں سے پکارا گیا ہے جیسا کہ  
جعفر مندو خیل صاحب نے ذکر کیا تھا خیر کوئی بات نہیں ہم پھر بھی رکن رہیں گے نہ کسی کے  
کہنے سے ہم لوگ پکرہ بیس گے اور نہ کسی کے کہنے سے شکاری بیس گے اور نہ ہم لوگ شکاری  
ہیں ہم لوگ اپنے حلقو سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور حلقو کے عوام کے اعتماد پر پورا اتریں گے  
انشاء اللہ چاہیے ہم حزب اختلاف میں رہیں یا حزب اقتدار میں رہیں دوسری بات یہ ہے کہ  
جب میگل صاحب کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں جاں مک آپ نے کرپشن کے خاتمے کی باعث کر  
لیں تو ہمارا خصوصاً تعاون اس کے ساتھ رہے گا اور کرپشن کا خاتمہ کرنا ہے اگر واقعی یہ سارے  
عوام چاہتے ہیں تو اس کا صرف اور صرف ایک قانون کے مطابق ہو سکتا ہے جو کہ وہ اسلامی  
قانون ہے شرعی نظام ہے اگر یہاں پہ شرعی نظام کے مطابق اپنے قرآن شریف کے مطابق ہم  
لوگ بیٹھ کر فیصلہ کریں تو نہ صرف یہ ایوان کے اندر جھگڑا ہو گا اور کسی قوم کے دوسرے قوم  
پر شغیر ہو گی لہذا میں یہ کہنا چاہتا ہوں جتاب اپنیکر کہ جتنے بھی گورنمنٹ گزرے میں جتنے بھی  
وزیر اعلیٰ صاحبان گزرے میں کسی نے بھی اس چیز کی کوشش نہیں کی اور ایک دفعہ پھر  
میں جتاب اختدر میگل صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ

وہ اسلامی قانون کو اپناتے ہوئے میرے خیال میں کسی قوم پر تنقید نہیں آتی گی کیونکہ اسلام میں ہم سب برابر ہے جب ہم نے یہ کلمہ پڑھ لیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو ہم لوگ سارے بھائی ہوں گے یہ بلوج، پٹھان، ہزارہ جو بھی ہے one اس کو صرف اور صرف ایک شخص کی بنیاد پر پہنچانا جاتا ہے اور میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں اسلامی بھائی چارے کی خاطر ایک دوسرے پر اگر تنقید کرنا بند کر دیں اور اسلامی بھائی چارے کو اپنائیں تو میرے خیال میں یہ صوبہ ترقی بھی کرے گا اور ہر طبقے کو ہر آدمی کو ہر فرد کو غریب ہو سردار ہو نواب ہو اس کو انصاف ملیا ہوگا۔ علکریہ۔

مولانا امیر زمان بسم اللہ الرحمن الرحيم فتحۃ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فحوذہ بہ اللہ  
خشیطانِ رجیم بسم اللہ الرحمن الرحيم ان دینہ اند اللہ الاسلام صدق اللہ العظیم

جب اپنیکر میں سب سے پہلے قادرِ الیوان جناب سردار اختسر ہنگل صاحب کو مبارکباد پیش کرنا ہوں اپنے ساتھیوں کی طرف سے اور پارٹی کی طرف سے اس کے علاوہ میں یہ ضرور کھوں گا کہ آج اس الیوان میں دوٹ لینا یا کل ان کا انتخاب یہ ہمارے عین بڑے حضرت مولانا خان شیرازی حضرت اکبر خان بگٹی صاحب اور عطاء اللہ ہنگل صاحب کے کاؤشوں کا نتیجہ ہیں اور جس اعتماد کی بنیاد پر انہوں نے اکٹھا کر کے حکومت کو بنایا ہے میں امید ہے کہ اختسر ہنگل صاحب اس اعتماد کو ٹھیک نہیں پہنچائے گا اور جناب والا جہاں تک ہمارے تعاون کی بات ہے ہم نے جو اختسر ہنگل صاحب کے ساتھ تعاون کیا ہے یہ کسی فرد کی بلا دستی کے لئے نہیں ہے نہ کسی طبقے کی بلا دستی کے لئے ہے اگر ہم نے جس وقت بھی کسی کے ساتھ تعاون کیا ہے وہ یہاں خوشحالی کے لئے اور یہاں برادری کے لئے اور یہاں بھائی چارے کے لئے ہو ہم نے کیا ہے پھر ہنگل حکومتوں میں ہم نے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کا ساتھ دہ بھی اس لئے دیا کہ یہاں آئیں میں بھائی چارے ہو آئیں میں اتفاق ہو اور ہمارے مسائل کے حل کے لئے ایک کوشش ہو پھر ہم نے تاج محمد جمالی صاحب کا ساتھ دیا وہ بھی اس مقصد کے لئے اور اگر آج اختسر ہنگل صاحب کا ساتھ دیتے ہیں تو وہ بھی اس مقصود کے لئے تو جناب

وala جس سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہوا ہے تو ہماری تاریخ آپ کے سامنے ہے تو یہ میں واضح کروں گا کہ ہمارا تھاون جتاب اختہ میگل صاحب کے ساتھ رہے گا اس وقت تک جب تک وہ یہاں امن و امان دیگر جو مسائل ہیں اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور ان مسائل کے لئے کوئی حل علاش کریں جتاب والا جہاں تک یہ بات ہے یہاں کسی نے پشتہ میں تقریر کیا کسی نے بلوچی میں تقریر کی کسی نے انگریزی میں تقریر کی جہاں تک کسی نے پشتہ میں تقریر کی۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں جو نماز ہمارے درمیان عربی میں مشترک عمل ہے جو قرآن مجید پشتہ میں پڑھنا چاہتے ہیں وہ پشتہ میں پڑھیں جو بلوچی زبان میں پڑھنا چاہتے ہیں وہ بلوچی میں پڑھیں۔ ہمارے درمیان ایک مشترک عمل نماز اور عقیدہ ہے وہ عربی زبان میں ہے اور قرآن مجید کو ہم کس طرح سے پڑھیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ایک قبیلے سے تعلق رکھا ہے اور اُنکے جتنے ہدایات ہیں وہ سارے کے سارے عربی زبان میں ہیں تو جب پنجبر بھی عربی ہو اور قرآن شریف بھی عربی زبان میں ہو اور ہماری نماز بھی عربی زبان میں ہو تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کھم پر اکٹھا ہے اور قرآن شریف پر بھی اکٹھے ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں۔ یہاں جو ہمارے درمیان کوئی تفریق نظر آ رہا ہے یہ تفریق کس نے پھیلایا ہے۔ یہ تفریق کس کی پیدا کردہ ہے میں سمجھتا ہوں جیسا کہ اکبر خان بگٹھی نے کہا یہاں کوئی نادیدہ قومیں یہاں کوشش کرتی ہیں کہ ہمیں آجیں میں لڑائیں اور وہ خود مزے کریں۔ تو جتاب والا میں ایوان کے ممبر حضرات سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ یہاں بھائی چارے کی فضلاء پیدا کریں اور یہاں ہم اتحاد کی فضلاء پیدا کریں اور یہاں ہم یہ کوشش کریں کہ بلوچستان میں جتنے بھی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بلوچوں کے حق اگر غصب ہوا ہے وہ رحیم مندو خیل نے غصب نہیں کیا ہے۔ اگر پختانوں کے حقوق غصب ہوئے ہیں تو میں حق بجاہب ہوں وہ سردار صلی اللہ بھوتانی نے غصب نہیں کیا ہے اگر ہمارے حقوق غصب ہوئے تو کوئی اور طاقت ہے جو ہمارے حقوق پر قبضہ کر رکھا ہے اور یہی ایک حقیقت ہے کہ جتاب والا ہمارے حقوق جو نہیں ملتے ہیں میں یہ بات واضح کروں گا کہ اگر

ہمارے علاقے میں سردار ہے تو سردار کو اپنا حق نہیں دیا گیا ہے جو اس کے شان کے مطابق  
بنتا ہے اگر مولوی ہے تو اس مولوی کو وہ حق نہیں دیا گیا ہے جو اس کے شان کے مطابق ہے  
اگر یہاں کوئی غریب ہے تو اس کو اس غریب کے مطابق اپنا حق نہیں دیا گیا ہے۔ اگر کوئی  
ملازم ہے اس ملازم کو اپنا حق نہیں دیا گیا ہے کیونکہ یہاں قانون کی بالادستی نہیں ہے اور یہاں  
ایک ٹھوس نظام موجود نہیں ہے کل خیرخواہ صاحب نے آپ کے سامنے مثال پیش کیا حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کا آپ اس کے متعلق سوچ لیں کہ جب کوئی آدمی حضرت عمر رضی  
اللہ کو مجھ سے پکڑ سکتا ہے تو اختر یہ گل یا نواب بھی صاحب یا شیرازی صاحب یا کوئی دوسرا  
ہمارے محترم ساتھی کو بھی پکڑ سکتا ہے یہ اس لئے نہیں پکڑ سکتے ہیں کہ یہاں ہمارے لئے نظام  
نہیں ہے ہمارے ہاں اگر نظام ہے تو انگریزوں کا پیدا کردہ نظام ہے یہاں اگر نظام ہے تحریرات  
ہندوستان ہے اس کے مطابق ہے فحیط ہوتے ہیں اس کا نام صرف تبدیل کر کے تحریرات  
پاکستان رکھ دیا ہے لیکن وہی انگریزوں کا نظام ہے اگر آپ آج سوچ لیں تو ہمارے تعلیمی  
اداروں میں جہاں ماسٹر اور مٹاں کا فرق نظر آ رہا ہے یہ کیوں نہیں نظر آ رہا ہے ہمارے تعلیمی  
اداروں میں تھوڑی پڑھایا جاتا ہے تو گو تم بدھ کا تھوڑی پڑھایا جاتا ہے جب وہ خود چالیس سال  
سو یا ہوا تھا تو آپ سوچ لیں تو وہ کسی کو کوئی قانون دے سکتا ہے مناسب تو یہ ہے کہ  
ہمارے کانچ میں ہمارے مدرسے میں ہمارے یونیورسٹی میں ہماری پرائزی سکول میں ہاں  
مسلمان میں اور مسلمان کے بچے پڑھتے ہیں مناسب تو یہ ہے کہ ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
کی تعلیم ہو جا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تابیع پڑھ کر ہمیں معلوم ہو کہ اگر ہم نے  
کوئی ملکت چلاتا ہے تو کس طرح ہم چلاسیں اگر ہم نے سیاست کرنی ہے تو کس طرح کریں اگر ہم  
نے حقوق لانا ہے تو کس طرح لائیں اگر ہم نے حقوق دلانا ہے تو کس طرح دے دیں۔ اگر ہم  
نے معاشرے میں زندگی گزارنا ہے تو کس طرح گزاریں۔ اگر دو ہمسائے ایک دوسرے کے  
ساتھ زندگی برکرنا ہے تو کس طرح کریں یہ وجہ ہے اگر یہاں تھوڑی ہے تو ہمارے فطری  
نظام کے خلاف ہے آج جو مدرسے میں کانچ میں پڑھتے ہیں تو معاشرے کے خلاف انسان نہیں

ہے اور یہ کہتے ہیں کہ سیاست مولوی کا کام نہیں ہے سیاست کا ترجمہ جھوٹ سے کہتے ہیں سیاست کا معنی ہے جھوٹ۔ اور حالانکہ سیاست ایک محترم لفظ ہے یہ عربی لفظ ہے اور میں یہ واضح کروں گا اور میں سیاست کو جانتا ہوں میرے علاوہ کسی کو علم نہیں ہے اور یہ بات واضح ہے اگر مدرسے میں بچے پڑھتے ہیں اس کی نظر میں کلخ کے ساتھی کجھتے ہیں یہ معاشرے کے انسان نہیں ہے جناب اپنے مولانا صاحب ذرا مختصر کریں۔

مولانا امیر زمان بھی ۔ یہ فرق ہمارے درمیان ہے اس کو ختم کرنا اور قومیوں کے درمیان جو فرق ہے اس کو ختم کرنا ہمارا فرض ہے جاہ وala جہاں حقوق کی بات ہے حقوق لانے پر ہم ساتھ ہیں ہمارے شیرازی صاحب الیکشن کے دوران جلوں میں کما کرتے تھے کہ بھائی اگر کوئی حق کی بات کرتے ہیں تو آئیں ہمارے ساتھ ہم حقوق کی بات کرتے ہیں ۔ اگر ہمارا حق ہے گیس رائلی کا حق ہمیں نہیں ملا ہے ہم اس کے لئے مخدود ہو کر یہ حق لائیں ہمارے ساتھی صد کو شہ ملازمین کا حق ہے وہ ہم مل کے لائیں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ باقی صوبوں کو تو گیس ہم دے رہے ہیں ۔ لیکن ہمارے صوبے میں ضلعی ہمیڈ کوارٹر میں بھی گیس نہ ہو ۔ اور ہماری گیس جو ساٹھ فیصد جو ہم دوسرے صوبوں کو دیتے ہیں لیکن پنجاب اور سندھ جو دس فیصد پیداوار کرتے ہیں لیکن ہماری کوالٹی بھی اچھی ہو لیکن اس کے باوجود ہماری گیس کی قیمت کم ہو اور ان صوبوں کی گیس کی قیمت بالا۔ تو یہ نہ میری گزارش ہے اس فضلاء کو ختم کرنے کے لئے اختصار یہ گل صاحب کی ذمہ داری بتتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو منظر رکھتے ہوئے ہمیں ساتھ چلائے اور ہم اخلاق اللہ ساتھ دیں گے اور میری یہ ممبران صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ اگر ہم یہ سفارش کریں یہ ایک حقیقت ہے یہاں جتنے بھی حضرات میں یہ سارے مسلمان ہیں اگر ہم یہاں سے سفارش کریں ۔ آپ کے سامنے مثال ہے خان آف قلات ۔ قلات میں اس نے اسلامی نظام کے لئے خان آف قلات نے اعلان کر دیا ۔ وہاں اسلامی نظام چلا رہا ۔ تو یہاں اگر ہم اس اسلی سے یہ اعلان کریں اور مرکزی حکومت کو کہیں کہ بلوچستان میں اسلامی نظام کے علاوہ ہم کوئی بھی نظام برداشت نہیں کر سکتے ۔ تو کیا خیال ہے وہ ہمیں انکار کریں گے

وہ ہمیں کسی صورت میں بھی انکار نہیں کریں گے۔ لہذا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ہم بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ ہمارا جو بنیادی حق ہے ہم فطری نظام سے محروم ہیں۔ فطری نلکے لئے کوشش کرتا ہے۔ یہ ہمارا فریضہ ہے میں یہاں ایک مثال دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے مانے میں وہاں عرب بھی رہتے تھے، صبیح بھی رہتے تھے، وہاں گم بھی رہتے تھے، وہاں سارے لوگ جو عربی زبان نہیں جانتے تھے ایسے لوگ بھی رہتے تھے لیکن وہاں عرب کے نظام میں ان کو اپنا حق لاتھا۔ یہ کوئی بات ہے، یہاں ہم سبق یا پٹھان یا سندھی یا پختگی ہزارہ یا کوئی دوسری قوم رہتی ہے۔ ان کو اپنا حق کیوں نہیں لتا؟ اس لئے یہاں حضرت عمرؓ کا نظام نہیں ہے۔ یہاں حضرت عثمانؓ کا نظام نہیں ہے۔ یہاں حضرت علیؓ کا نظام نہیں ہے۔ اگر ہم اس نظام کے لئے کوشش کریں تو یہاں امن بھی آئے گا، یہاں معافی نظام بھی صحیح ہو گا، یہاں ہمارے اقتصادی مسائل بھی حل ہونگے۔ یہاں ہمارے جتنے بھی مسائل میں حل ہو جائیں گے۔ آج جو مسائل ہیں وہ اس لئے ہیں اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم پٹھان ہیں تو آئیں پٹھان کے جامد ہیں ہم دشمن کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور ان کو کہیں کہ یہ پٹھان ہوں، میں آج ثابت کر سکتا ہوں۔ آپ سیرے طریق پر نظر ڈالیں۔ میں ایک پٹھان مولوی کی حشیت سے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں جو پختگی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ پختگی کے لباس میں مبوکر کے دوسروں کے سامنے کھڑا ہو دعوے دائر کریں۔ جو بلوچی کے دعوے کرتے ہیں وہ بلوچی کے لباس میں دشمن کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ اگر ہمارے جامد اور ہماری ثقافت اور ہماری تہذیب ساری انگریز کی ہو اور ہم دعویٰ پختگی کا کریں بلوچی کا کریں یہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ ہم کس طرح نیشنلٹ ہیں اور کس طرح نیشنلزم کا دعویٰ کرتے ہیں جب ہمارے لئے یہ پسند نہیں ہے ہم اپنے لئے پسند نہیں کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں آپ نیشنلٹ نہیں۔ آئیں آپ قوم پرست نہیں۔ لہذا بنیادی مقصود یہ ہے کہ اس کے لئے ہمارے ہیں ضروری ہے کہ پہلے ہم اپنے آپ پر وہ جامد لائیں جس کے ہم دعوے دار ہیں پھر وہ مقاصد حاصل ہوں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

جناب اپنیکر شکریہ مولانا صاحب۔ میر فتح علی عمرانی۔

میر فتح علی عمرانی بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا میں تھوڑی وضاحت کروں کافی دو سوں کی میں نے بھی تقریر سنی ہے۔ جعفر صاحب کی، لوئی صاحب کی، جان جمالی صاحب کی، پھر عین سالوں سے جب نواز شریف صاحب نے چیلز پارٹی کے خلاف تحریک چلانی تھی اس میں ہمارے نواب محمد اکبر بگٹی اسکے ساتھ ہوئے تھے، آپ الیکشن لڑ کر آئیں اور مرکز کو کوئی ناراضگی نہیں ہے، گورنمنٹ بنانے پر کہ مسلم لیگی خلط دکھاتے ہیں میاں نواز شریف کو کہ یہ طاقتور ہیں، جنگ طاقتور ہے، بگٹی طاقتور ہے اور سنگا ہے بازگشت ہے کہ بھائی کروڑوں روپے ان مسلم لیگیوں کے پاس ہیں، پیسے آفر Offer کرتے ہیں، پیسے آفر کیے گئے ہیں۔ یہ سی ایم کے لئے آفر کرتے ہیں۔ یہ کرو دہ کرو۔ جاں تک شکاری کی بات ہے آج صحیحی کسی ایک ایم پی اسے نے ٹیلی فون کیا کہ ہم آزاد ہیں شکاری ہے ہمیں وزارت دو خود اپنا نام شکاری رکھا ہے نہ کہ نواب محمد اکبر بگٹی نے نام رکھا ہے، نہ اور کسی پارٹی نے نام رکھا ہے۔ شکاری ممبر ہے ہمارے ساتھ ہے، ہم بھی ممبر ہیں ایک حیثیت سے برابر کا حیثیت ہے۔ شکاری نام انہوں نے خود اپنا پکڑ رکھا ہے، خود جاں تک کل سردار صلح بمحاذینی نے کما کہ عین صوبوں میں مسلم لیگ کی گورنمنٹ ہے باقی اور حبیبی آپ لوگوں نے کوشش کی ہے نہیں بنا کے ہو محض دو عین ایم پی اسے کے ساتھ۔ جناب اپنیکر آپ نے دیکھا ہے اخباروں میں نواب محمد اکبر بگٹی اور سردار عطاء اللہ جنگ صاف کہ پچھے ہیں کہ مرکز سے ہمارا کوئی کاہز آرائی نہیں ہے نہ کرٹنگے اور اور حرف صرف یہ کہ مسلم لیگیوں کو کوئی تکلیف ہے کہ ہم نہیں ہیں راتوں رات بارہ ایک بجے کسی کو پیسے کا آفر دیتے ہیں کسی کو وزیر کا آفر دیتے ہیں کسی کو یہ کہ دیتے تھے یہ کتنی شو شے چھوڑ دیتے ہیں۔ جاں تک نام ہے شکاری۔ شکاری نام انہوں نے اپنا خود رکھا ہے کسی نے بھی نہیں رکھا ہے آج صحیحی کسی نے ٹیلیفون کیا ہے وہ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہے اگر ہو لے تو میں وضاحت کروں اس نے کہا ہمیں لیا جائے ہم آزاد ہیں ہم شکاری ہیں ہمارا مسلم لیگی سے واسطہ نہیں ہے جناب اپنیکر صاحب میں اپنی طرف سے کہ سکتا ہوں۔ (مدخلت اے)

شکاری نام انہوں نے خود رکھا ہے نواب بگٹی نے نہیں رکھا ہے۔ جناب اسیکر آخر میں میں اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ انتخاب کی طرف سے جناب سردار محمد اختر ہنگل کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بڑی سہراںی۔ شکریہ۔

### جناب اسپیکر میر فائق علی جمالی۔

میر فائق علی جمالی میں اپنی طرف سے جناب سردار محمد اختر ہنگل کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنے حلقے کے عوام کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

### جناب اسپیکر سید احسان شاہ ذرا محقرار شاد کریں۔

سید احسان شاہ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر کہ آپ نے مجھے یہ موقع فرماں کیا کہ میں اس باوس میں اپنی رائے کا اظہار کر سکوں۔ سب سے پہلے پارلیمانی لیئر جناب سردار محمد اختر ہنگل صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا آج جو موقع بلوجھان کے عوام کو میر آیا ہے وہ ایک رفتہ یا ایک دن کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں ہے یہ ایک بڑی طویل اور لمبی کمائی ہے محقر میں اتحاد یا عرض کروں اس کمائی کی شروعات اس دن ہوں گے جب بلوجھان میں دو سیاسی پارٹیوں نے انضمام کا فیصلہ کیا وہ انضمام بلوجھان کی عوام کو حق حکمرانی دینے کو کہا تھا۔ وہ دونوں جماعتیں پاکستان نیشنل پارٹی اور بی ایم ایم ہنگل گروپ تھا۔ جناب والا اس انضمام میں چند ایک لیئر ان کے نام ہیں پھر یہ مناسب نہیں ہو گا کہ ان کے نام لیئے بغیر انضمام کا ذکر ہو۔ اس انضمام میں پیش میش جناب اختر ہنگل صاحب خود تھے اور پی این پی کی جانب سے بیزن برنجو، حاصل برنجو، طاہر برنجو اور ہمارے باقی دوست اس انضمام میں تھے جن کی سربراہی میں مذکورات ہوئے جس کو بلوجھان کا بچ پچ پاکستان اور پاکستان سے باہر بھی عطا اللہ ہنگل کے نام سے جانتا ہے عطا اللہ ہنگل سے مذکورات ہوئے۔ جس کی عطا اللہ صاحب نے اپنی تاریخی ذمہ داریاں پوری کیں۔ انہوں نے اس قوم کو ایسا تختہ دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ پیش ساتھ تھے جب الیکشن ہوئے تو الیکشن میں نئی جماعت

نے حصہ لیا اور نئی جماعت نے خاندار کامیابی حاصل کی۔ مختصر سے عرب سے میں اور اس کے بعد جاتب جہاں تک حکومت سازی کا تعلق ہے وہاں بلوچستان کے باقی رہنماؤں نے بھی اپنی تاریخی ذمہ داریاں نجایمیں جس میں نواب اکبر بگٹی صاحب جس میں پھر بھے بو آئی کے مولانا محمد خان شیرانی انہوں نے اپنی تاریخی ذمہ داریاں نجاتے ہوئے بلوچستان کے عوام کو ایک ایسی حکومت دی جس کو واقعی یہاں کے عوام کی نمائندگی حکومت ہم کہ سکتے ہیں۔ جاتب والا ہمیں یہ توقع اور امید ہے باقی دوستوں سے کہ ۱۹۴۰ء کے اور پہلی مرتبہ یہاں پر ایک ایسی حکومت ہی ہے جسکو یہاں کے عوام کا مینڈسٹ حاصل ہے جو سودا بازیوں پر یا اس وزارتوں پر اس قسم کے تمام مراعات سے محکم حکومت ہے جو خالصنا اس صوبے کی بحثی کے لئے تشكیل پائی ہے۔ جاتب والا اپوزیشن کے دوستوں سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ان تمام حضرات سے میں یہی امید رکھوں گا کہ وہ اس حکومت کو بستر طور پر چلتے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپوزیشن رہنماء بھی اس حکومت کو چلانے میں ہماری مدد کریں گے۔ جاتب والا یہ موقع تو نہیں ہے کہ بلوچستان کے تمام مسائل کا ذکر کیا جائے بہرحال مختصری گزارش کروں گا کہ جہاں تک مرکز اور صوبے میں تعاون کا تعلق ہے وہ عام طور پر یہ ایک لابی جو یہاں کام کر رہا ہے کہ جاتب یہاں پر مرکزی حکومت کا ہاتھ نہیں ہے کہ خدا جانے کہ اس حکومت کا کیا ہو گا اور یہ کتنے دن کا مہمان ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جاتب یہ ہرگز ایسی بات نہیں ہم نے مرکزی حکومت کو کہا ہم نے قطعاً اس سے معرفت یا ہم نے اس کو حکومت سے باہر رکھنے کی کوشش نہیں کی ہے ہمارے قائدین انکو بھی دعوت دی ہے لیکن ان کا شاید اپنا ایک نصب الحین تھا ایسا ان کی اپنی پارٹی کا ایک فیصلہ ہے کہ جاتب ہم ایک وفادار دیکھیں گے کہ پھر اس کے بعد سوچیں گے۔ جاتب انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا اور اختر جنگ صاحب کو مبارکباد دینے کے ساتھ خداوند تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس قوم کے لئے ایک بستر نمائندہ ایک بستر وزیر اعلیٰ اس صوبے کے لئے ہابت ہو۔ مختصر یہ۔

جناب اپسیکر جاتب ڈاکٹر زارا چند۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب اپسیکر صاحب، میں نے کل بھی تقریر نہیں کی۔ پرسوں بھی تقریر نہیں کی۔

جناب اپسیکر آپ سے پہلے انہوں نے فلور مانگا تھا ان کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

جناب تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند جناب والا ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز مہماں گرائی، صحنی دوستو اور ارکان اسیلی نہیں تھے، سب سے پہلے میں آج کے دن کو بلوجھستان کی تاریخ میں ایک اہم اور تاریخی دن قرار دیتا ہوں کیونکہ آج معزز ارکان اسیلی نے بلوجھستان کے عوام کے ہر دلعززیل زیر رہمنا محبوب قائد سردار اختر جان چنگل پر ووٹ دیکر جس اعتماد کا اعلان کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مبارکباد اختر جان چنگل کی بجائے ان معزز اور قابل حاشش ارکان اسیلی کو پیش کروں۔ اس کے علاوہ میں مبارکباد اسیلی کے فلور کے توسط سے پورے بلوجھستان کے عوام کو دوستگا جن کی سالوں بلکہ صدیوں سے خواہش تھی کہ بلوجھستان کا وزیر اعلیٰ، بلوجھستان حکومت کا رہبر رہمنا سربراہ اور بلوجھستان کا مالک وہ شخص بنے جو بلوجھستان کے عوام کے لئے اس مقدس سرزی میں کیلئے جو اپنے دل میں درد رکھتا ہو گا تو اس لئے میں ایک دفعہ پھر بلوجھستان کے عوام کو اپنی جانب سے بت بست مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اختر جان اسیلی کے ارکان اور بلوجھستان کے عوام کے امتنوں پر دن دین گے جس دن اختر جان اس اسیلی کے ارکان اور بلوجھستان کے عوام کے امتنوں پر پورا اتریں گے۔ آج صوبائی حکومت اور بلوجھستان کے عوام کیلئے غریبی بات ہے جو ان کے رہنماء سربراہ منتخب ہوئے ہیں وہ ایک ایسے سیاسی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بارے میں سیرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جس میں بلوجھستان کی تاریخ میں جانی اور ملی قربانیاں دے کر اور بے تحاشہ جانی قربانیاں دے کر ایک مقام حاصل کیا ہے یہ ہمارے لئے صوبائی حکومت کے لئے ایک غریبی بات ہے اور جس کی واضح مثال یہ ہے کہ آج پورے ارکان اسیلی جو اس ایوان میں بیٹھے ہیں یہ آج کے سربراہ کے والد محترم سردار عطاء اللہ چنگل کے مرحبوں مت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جس مقصد کے تحت مختلف سیاسی پارٹیوں کے احکام کے حوالے سے جو اختر

جان پر ای اعتماد کا اعلان کر کے اپنا ایک قائد اپنا ایک لیڈر منتخب کیا ہے تو میں اختر جان سے یہ  
امید رکھتا ہوں کہ بلا کسی رنگ و نسل، منصب اور علاقے کی تفرقہ کے پورے بلوچستان کی  
خدمت کریں گے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ اس طرح اکثریٰ ارکان نے ہمارے دوست  
اختر جان پر اعتماد کا اعلان کیا ہے اس طرح اپوزیشن میں یہ ہوئے ہوئے دوست معزز ارکان  
اسیلی نے اس طرح اختر جان کے ساتھ حقوق کے حصول کی جو ایک جگہ ہے جدوجہد ہے اس  
میں ساتھ دیا تو میں قسم کھا کر کھاتا ہوں کہ اختر جان وہ خفیرت ہیں کہ وہ کسی بھی قربانی دینے سے  
بچھے نہیں رہ سکے۔

جناب اسپیکر آپ کا شکریہ۔ آپ اپنی تحریر ذرا مختصر کر لیں۔ پلیز۔

ڈاکٹر تارا چند جناب والا! میں ایک مرتبہ پھر تمام معزز ارکان اسیلی کا شکریہ ادا کرتا  
ہوں کہ جنہوں نے بلوچستان کے محظوظ لیڈر پر اعتماد کا اعلان کیا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ ملک محمد سرور کا کڑ صاحب اب فلور آپ کو دیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب اسپیکر صاحب میں آپ کے توسط سے جناب اختر  
میگل صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس معزز ایوان کے تمام اراکین نے اعتماد اور  
وزیر اعلیٰ کیلئے دوست دیا ہمیں خوشی ہے کہ بلوچستان کی تاریخ میں ایک نوجوان کو یہ موقع ملا ہے  
کہ وہ بلوچستان کے عوام کی خدمت بلا تمازی، بلا تفرقہ اور بلا نفرت و تعصّب کے بلوچستان کے  
عوام کی خدمت کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ان کے ساتھ تھوڑن رہے گا اور ہماری  
کوشش ہو گی کہ یہ صوبائی حکومت اپنے کام میں اپنی کارکردگی میں کامیاب ہو جائے۔ ہمیں  
خوشی ہے کہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کے عوام نے جو منصب دیا ہے اور  
جتنا ہذا منصب انہیں ملا ہے ہمیں ان سے توقع ہے کہ وہ یہ منصب لیکر پاکستان کے ہتھے  
مقنائزہ مسائل یا مشکلات ہیں وہ اپنے اس بیحاری Majority کے ذریعے وفاق اور صوبوں کے  
درمیان جو تعاہدات ہیں انشاء اللہ مجھے توقع ہے وہ ان معاملات کو حل کریں گے۔ کیونکہ جب

مک صوبے اور مرکز کے درمیان تعلقات اچھے نہیں ہوئے تو صوبوں میں آپ ایک اچھی حکومت اسے نہیں کر سکتے ہیں تو ہماری کوشش ہے اور ہماری خواہش ہے کہ میان نواز شریف کو اس بات پر راضی کریں ہمارے صوبے کی جو صوبائی خود محکمری ہے ہمارے صوبے کی مختلف مشکلات ہیں اور وفاق کے ساتھ ہمارے مختلف معاملات ہیں اس کیلئے ہمیں مل بیٹھ کر فحصے کے جائیں۔ تو یہ بہتر ہو گا کہ صوبوں کا اور وفاق کے درمیان ایک اچھی روایت بنے گی اور اس طرح ہم اپنے ملک کی خدمت کر سکیں گے۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں بحثیت ایک پاکستانی۔ پاکستان ہمارا ملک ہے جو اس کے وفادار ہیں ہم اس ملک میں رہتے ہوئے مل بیٹھ کر یہ فحصے کریں تو یہ بہتر ہو گا کہ صوبے کے درمیان اور وفاق کے درمیان ایک اچھی روایت بنے گی اور اس طرح ہم اپنے ملک کی خدمت کر سکیں گے۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس ملک میں رہتے ہوئے بلوچستان جیسا صوبہ ہمیں نعت میں لایا ہے، بلوچستان ہمارا صوبہ ہے اور ہم اس صوبے میں ایک بلوچستانی رکھتے ہوئے ہمیں کوئی شرم نہیں آتا ہے۔ اس صوبے میں ہم رہ کر کے تمام لوگوں کو جو یہ شکایت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایوان میں بلوچستان کے منتخب سیاسی پارٹیوں نے جو مینڈسٹ دیا ہے۔ مجھے توقع ہے جو یہاں مسائل اور مشکلات ہیں ان کے حل کا بھی ایک ذریعہ نکل سکے گا۔ میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے کہوں گا کہ افسوس ہے کہ پشتونوں کو وہ نمائندگی نہیں ملی ہے جو ان کا حق بنتا ہے کیونکہ یہاں برتری و بلادستی کی سیاست رہتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف ہمارے صوبے میں بلکہ پورے ملک میں مختلف قویں اباد ہیں، ہر صوبے میں مختلف لوگوں کی شکایات ہیں، ہر صوبے میں لوگوں کی شکایات جائز بھی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں پشتونوں کو ان کی آبادی کے مطابق یہاں ان کو نمائندگی ملنی چاہیئے تھی جو آج تک ہمیں نہیں ملی ہے۔ یا اس معزز ایوان میں پشتونوں کی آبادی کے مطابق یہاں انہیں صوبائی سیئیں ہوئی چاہیں تھیں۔ اس وقت ہم بارہ سیئوں پر ہیں اسے ہم لوگوں میں احساس محرومی پایا جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ احساس محرومی کو ختم کرنے کے لئے آپس میں مل جل کر اس طرح سے حل نکالیں تاکہ ہر قوم کو ہر علاقے کو تمام لوگوں کو ان کا

جاز حق مل سکے۔ بلوچستان میں کسی نے تو حکومت کرنی ہے اور کسی نے وزیر اعلیٰ آنا ہے۔ ہم چاہئے ہیں کہ ہمیں تو اس حکومت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ ہمیں خوشی ہے اس صوبے کے مولانا محمد خان شیرازی کو بھی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں انہوں نے جس طرح سے اس حکومت کی حمایت کی ہے بڑی اچھی بات تھی لیکن اس کو چاہیئے تھا کہ ہم لوگوں سے بھی مشورہ کر کے ایک ایگرینٹ کے ساتھ اس حکومت میں شامل ہوتے تو یہ حکومت زیادہ پابندار و مسحکم ہوتی۔ اور لوگوں کے جذبات کا ایک دار ہوتا۔ جب بھی پارٹیوں کے درمیان اتحاد ہوتا ہے کوئی آپس میں حکومت بنانے کا وقت آتا ہے تو پارٹیوں کے درمیان ایگرینٹ ضرور ہوتے ہیں صرف ٹھہر لینا۔ صرف ٹھکنوں کو کامیابی شمار کرنا یہ کوئی سیاست نہیں ہے۔ سیاست اس کو کہتے ہیں جو مشکلات سائل ہیں مل بینچ کر کے اپنا ایک ایگرینٹ بناتے اور اپنے بھائی کے سامنے رکھتے کہ ہمارے یہ جائز مسئلے ہیں ان پر ہمارے ساتھ مستقبل میں کیا روایہ رکھیں گے۔ کیا اس کا حل اور تجویز نکل سکتا ہے یا نہیں؟۔ ہونا تو یہ چاہیئے جب بھی کوئی اتحاد ہوتا ہے چاہیئے یہ کہ اس ایوان کے سامنے جب ہم نے وزیر اعلیٰ کو منتخب کر رہے تھے اس کے سامنے اپنے علاقے کے لوگوں کا مینڈر رکھتے۔ ہمیں بھی ایک علاقے کے لوگوں نے مینڈر دیا ہے، ہمیں چاہیئے تھا کہ آبادی کے مطابق اگرچہ آبادی صوبائی حکومت کا کام نہیں ہے یہ وفاقی حکومت کا کام ہے اور صحیح مردم شماری کے مطابق ایک ایگرینٹ کرتے تو مجھے یقین تھا کہ پشتونوں کا یہ احساس محرومی ختم ہو جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ اب وقت ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قائد ایوان ایک ہماری کم منظر سے تعلق رکھتے ہیں اور اُنکے والد ہمارے بلوچستان کے حقوق کے بڑے علمبردار رہے ہیں اور انہوں نے بلوچستان کے حقوق کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں اور اس طرح صوبہ سرحد کے ہمارے قوم پرست لیڈر خان عبدالولی خان کے ساتھ اور خان عبدالصمد خان کے ساتھ اکٹھے سیاست کی ہے تو ہماری ایک بنیاد ہے ہمیں چاہیئے کہ ہمارے صوبے میں ایک بھائی چارے کی فضا پیدا کریں جس میں کسی کو احساس محرومی نہ ہو۔ حکومتیں آتی جاتی ہیں ان چیزوں کا فیصلہ کرنا جو ہمارے صوبے کے بنیادی مسائل ہیں ان کی طرف توجہ دینا

ضدروی ہے۔ میں انشاء اللہ پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے بلوچستان کی اس ختمت حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ غما تبدیلے جو وفاقی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر ہمارا اور انہا ایک ہی سوچ ہو گا، ہماری کوشش ہے کہ یہ حکومت ہماری مدد اور ہماری تمایز سے بچلے پھولے۔

انشاء اللہ تعالیٰ سیاست میں ہماری اپروچ پارٹی approach positive ہے۔ ہم ثابت سیاست کے قائل ہیں اور ہمیشہ اقدار پسند سیاست کرتے آئے ہیں۔ ہم کوئی انتہا پسندوں کی بات نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کے جذبات بھرنے یا لوگوں کے جذبات سے کھلنے والے نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں جو مسائل میں اس پلاس میں رکھتا ہوں کہ مسائل ہیں لیکن ان کا حل بینٹھ کے ٹھنڈے دل سے اور فراخ دلی سے ایک دوسرے کے ساتھ ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے لئے یہ مشکل ہے کہ صوبہ بلوچستان میں کوئی پیشوون دزیر اعلیٰ نہیں بن سکتا۔ یہ بھی ایک بہت بڑی احساسِ محرومی ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ بلوچستان میں سیاست میراث پر ہوتا۔ اچھے اور بُرے کی تعریف ہوتی۔ اچھے شخص کو وزیر اعلیٰ بنایا جانا۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم ہمیشہ سے سوچتے آ رہے ہیں کہ پیشوون دزیر اعلیٰ نہیں بن سکتا۔ حالانکہ ہم اس صوبے کے رہنے والے ہیں۔ ہمارا یہ صوبہ ہے اور اس صوبے میں ہم مریں گے اور جیسیں گے۔ ہم نہ کسی پیشوونگان کے قائل ہیں اور نہ کسی اور جگہ کے قائل ہیں۔ یہ ہمارا گھر ہے اس صوبے میں ہم نے رہنا ہے اور ہم نے جینا ہے۔ یہ ہمارا صوبہ ہے اس میں جو ہماری کوششیں ہوں گی اسی طرح اپنے صوبے کے بلوچوں کی کوشش ہے۔ اسی طرح ہماری بھی کوشش ہے۔ ثواب سے گواہ رک جو بھی لوگ ہیں وہ ہمارے بھائیوں کی طرح ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہماری اور ان کی منزل ایک ہے۔ بارہن اور ان کی مشکلات اور مسائل ایسے ہیں۔ ہمیں اکے مل کر از، صوبے کے حق کے لئے بڑے بڑے۔ اس صوبے کے ایک ایماندا اور رائے دار حکومت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ کو معلوم ہے ماخی میں جتنی کرپشن ہوئی ہے اس صوبے کو ترقی نہیں ملی ہے چاہے وہ قوم پرستوں کی حکومت رہی ہے چاہے وہ ہمارے مسلم لیگیوں کی حکومت رہی ہے۔

اس صوبے کو نقصان پہنچا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے آنے سے بلوچستان کے لوگوں کو خوشحالی ملنی چاہیئے اور ایک ان کی زندگی میں فرق آنا چاہیئے اور بلوچستان میں ہم پھر کہ سکتے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں اور اپنے صوبے کے خیرخواہ ہیں۔ لیکن اگر ہم رشouں میں گے اور لوگوں پر ظلم کریں گے ہم لوگوں پر جریکریں گے تو بلوچستانیوں کے ہمدرد نہیں بلوچستان کے دشمن نکلائے جائیں گے۔ تو اچھائی جتاب اس میں ہے کہ ہم اپنے صوبے کے لوگوں کی خدمت کریں۔ بلا کسی تفریق کی خدمت کرنا اس ایوان کا لازمی فرض ہے لہذا میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں ہم سب بھالی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن مسائل میں ان مسائل کا حل مل بینھ کر کے نکالا ہے۔

جناب اپسیکر آپ اختصار سے کام لیجیے گا۔

ملک محمد سرور خان کاٹر جتاب میں عین دن سے اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا آپ مجھے موقع دیں۔ جتاب میں عرض کروں گا کہ یہاں پہلے جو ٹریبونل سسٹم تھا اس کو ختم کر دیا گیا ہے اور یہاں پر ایک عام قانون تأثیر کر دیا گیا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں بلوچستان کے لوگوں کے فحصے پرانی روایت کے مطابق نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ وکیل کے لئے پیسے نہیں ہیں اور قیمتی اوارے بھی نہیں ہیں جو قانون کے مطابق کام کرسیں گے۔

جناب اپسیکر خان صاحب مسائل تو بہت ہیں آگے مسائل آئیں گے بات کرتے رہیں گے ملک محمد سرور خان کاٹر جتاب اپسیکر ہمارے قائد ایوان ابھی ایک پالسی بیان دیئے ہے اس لئے ہیں یہ کہہ رہا ہوں ہم چاہیجے ہیں ان کے نوٹس میں لانا ہے۔ اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں۔ جناب والا ہیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں میں اپنے قائد ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں جو قانون یعنی یہاں پر جو پہلے ایک ٹریبونل سسٹم تھا یا جرگہ سسٹم تھا اسکو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور یہاں یہ ایک یعنی جو ایک عام قانون کی طرف اب بلوچستان میں مقدمات اور جگہوں کے فحصے ہو رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم عام قوانین

کے محنت فیصلے بلوجستان کے لوگوں کے رواج اور روایات کے مطابق نہیں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ ہر وکیل کو چالیس پچاس ہزار یا ایک لاکھ روپے لوگوں کو وکیلیوں کو فیسیں دیں اور پھر وہ اپنے مخدے و غیرہ چلاعیں۔ اسی طرح ہمارے صوبے میں کوئی یعنی قفسی ادارے یا لیویز یا پولیس ان میں کوئی ایسی یعنی اچھے قفسی ادارے بھی نہیں ہیں۔ یعنی قانون کے مطابق۔

**جناب اپسیکر** ملک صاحب مسائل تو بتتے ہیں اسکا وقت بھی کافی ہے آگے کریں گے مسائل ایک دن میں تو سارے مسائل پر بحث نہ کریں۔ مسائل کی طرف آئیں گے آپ کو موقع مختار ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ** خدا آپ کو بُدایت کرے۔ اب ہمارے قائدِ ایوان صاحب ایک پائیسی بیان دینے والے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ انکی نوٹس میں ان ہاتوں کو لانا ضروری ہے تاکہ انکو پر معلوم ہو کہ بلوجستان کے کیا کیا مسائل ہیں۔ اسی طرح میں یہ چاہتا ہوں کہ بلوجستان میں ہمارے لوگوں کے واپڈا کے جو واجبات ہیں ہماری کوشش ہے کہ واپڈا جمال حکومت پاکستان نے لوگوں کو اربوں روپے ایک ایک آدمی ایک کارخانے دار کو معاف کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بلوجستان میں کم از کم ہمارے جو دو ارب روپے یا یعنی ارب روپے ہمارے اوپر بلوجستان کا قرضہ وہ بھی بلوجستان کے تمام عوام کے لئے معاف کر دیں تاکہ لوگوں کی زندگی میں ایک خوشحالی کی لہر دوڑ سکے۔ ہم اس کے لئے قائدِ ایوان کے ساتھ اور وفاقی حکومت کے سامنے ہم یہ بات رکھیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوجستان کے لوگوں کے ساتھ سے اگر آپ سارے صوبے کے لئے ایک اچھا کام کریں گے تو سب لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ آپ ایک آدمی یا دس آدمی یا بیس آدمیوں کو آپ ایک کروڑ روپے یا دس کروڑ روپے معاف کر کے اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہم چاہتے ہیں کہ صوبے کے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور اسی طرح بلوجستان میں جو بجلی کا مسئلہ ہے، زمینداروں کے لئے جو مشکلات ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے پر ان کے ساتھ تعاون کریں گے افداء اللہ میں اپنی پارٹی کی طرف سے، اپنی وفاقی

حکومت کی طرف سے یہ یقین دلانا ہوں کہ ہم اس کو پپورٹ Support کریں گے۔ اسکو  
مدد دیں گے۔ اور انشاء اللہ کو شکش کریں گے کہ ہمارے مسائل اور مشکلات انہام و تفہیم سے  
اور بھائی چارے سے حل ہوں۔ یہ ایک دفعہ پھر جتاب اپنے سیکر آپ کو بھی مبارکباد دتا ہوں  
ہمیں خوشی تھی کہ ہمارے سیکر، ڈپٹی چیئرمین سینٹ رہے ہیں اور وہ انشاء اللہ زیادہ رولز اور  
ریگویشن سے ہم سے زیادہ واقف ہیں اور وہ اس معزز ایوان کے ممبروں کو زیادہ موقع دیں گے  
تاکہ لوگ اپنے خیالات کا اعلان کر سکیں۔ ہم آپ کے بھی مشکور ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے  
اسپنسر بنایا اسلیئے ہیں آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور اپنے ڈپٹی اپنے سیکر صاحب کو بھی  
مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ میرانی۔ السلام علیکم۔

جناب اپنے سیکر شکریہ بنت بنت۔ میرانی۔ عبد الواسع صاحب۔ مولانا عبد الواسع صاحب  
جگہ سے اجازت لیکر۔ آپ کس طرح کھڑے ہوئے ہیں۔ پواسٹ آف آرڈر Point of Order پر کوئے ہیں آپ۔ آپ بولیئے پواسٹ آف آرڈر پر۔

میر عبد الکریم نو شیروانی جی میں پواسٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں سر۔ میں جواب دیتا  
چاہتا ہوں سرور خان صاحب کا۔

جناب اپنے سیکر جی

میر عبد الکریم نو شیروانی جی۔ ہم یہ چاہتا ہوں کہ جتاب نے فرمایا تھا کہ ہماری نمائندگی  
کم ہے۔ ہم یہ چاہتا ہوں کہ وہ پانچ چار ڈسٹرکٹ ہیں۔

جناب اپنے سیکر یہ بات نہیں ہے۔ بحث کی بات نہیں ہے۔ بحث نہیں کرنی ہے۔ تشریف  
رکھیجئے۔

میر عبد الکریم نو شیروانی عرض یہ ہے کہ خاران چار سو۔

جناب اپنے سیکر I will not allow you. This is no point of ORDER

آپ تشریف رکھیجئے پلز۔ I will not allow you.

میر عبد الکریم نو شیروانی خاران سے۔

جناب اپسیکر یہ پوانت آف آرڈر نہیں بنتا۔ I do not allow you. پلیز تشریف رکھیں جی۔ یہ پوانت آف آرڈر نہیں بنتا پلیز تشریف رکھیں آپ۔ میں اب قائد ایوان سے۔

مولانا عبدالواسع جناب پوانت آف آرڈر۔

جناب اپسیکر جی پوانت آف آرڈر جی۔

مولانا عبدالواسع جناب اپسیکر سرور خان صاحب نے کہا کہ "پشتوں قوموں کی نمائندگی نہیں"۔ میرے خیال میں جمیعت علمائے اسلام کے جتنے ممبر کامیاب ہوئے وہ پشتوں کے نمائندے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا کہ "جمیعت علمائے اسلام نے اسکے ساتھ کیا ایگرینٹ کیا ہوا ہے؟" تو میں سب سے پہلے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب اپسیکر دیکھئے مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع اور جناب ہمارا ایگرینٹ سامنے آئے گا۔ لیکن اسکے لئے ہم ایک اسپیال ڈھونڈ لیں گے پھر اس کے لئے حلف اٹھانے کے لئے بھی ہم۔

جناب اپسیکر تشریف رکھیئے مولانا صاحب۔ تشریف رکھیئے جی۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیئے۔ آپ چھوڑیئے تشریف رکھیئے۔ کوئی جواب ور جواب۔ پلیز نہیں۔ صحیک ہے میں سمجھتا ہوں۔ اب یہ اپنے پوانت آف آرڈر پر بات کر لیں۔ Moulana Amir Zaman

- on point of order please.

مولانا امیر زمان کل جو مولوی عبدالواسع صاحب نے ایک بات کی تھی ملازمین کی بونس تجوہ۔ مطلق۔ وہ بات میں نے کرنی ہے کہ ابھی تو ہمارے چیف مسٹر صاحب تقریر کرنے والے ہیں ان سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ ان کا حق بتاہے جیسا کہ ہنچاب والوں نے دیا ہے یہاں بھی ہم گزارش کرتے ہیں کہ وہ بونس تجوہ اسکی کے ملازمین کو ایک مسینہ کی بونس تجوہ دی جائے۔

جناب اپسیکر صحیک ہے۔ سیری بات بھی ہوتی ہے کہی سے۔ سکرٹریٹ کی ملازمین سے

میں اب ہاؤس کی اجازت سے قائد الیوان کو گزارش کروں گا کہ آپ فلور لے لیجئے گا اور اپنے خیالات کا اظہار فرمائیے گا۔ قائد الیوان۔

سردار محمد اختر مینگل (قائد الیوان) جتاب اپنیکر مرزا اراکین، اسمبلی سب سے پہلے تو میں بسم اللہ سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم و کرم ہے۔ میں ان ساتھیوں کا الیوان میں بیٹھنے ہوئے اراکین کا تر دل سے غلکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے آج مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ان دوستوں کا غلکریہ بھی ادا کروں گا جنہوں نے آج اعتماد کا دوست حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ میں اپنے آپ کو اس مبارکباد کا مستحق نہیں سمجھتا ہوں کہ جو اعتماد اس الیوان کے ساتھیوں نے مجھ پر کیا ہے یا اپنے حلقت کے دوستوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے جب تک میں ان کے اس اعتماد پر پورا نہیں اتروں میں اس مبارک باد کا حق دار نہیں ہوں۔ اب تک میرے خردیک اس مبارک باد کے حق دار میرے حلقت کے دوسرے ہیں۔

میرے وہ دوست ہیں جنہوں نے آج مجھ پر اعتماد کیا ہوا ہے مبارکباد کے حق دار وہ لوگ ہیں جن کی میں سمجھتا ہوں امیدیں ہم سے وابستہ ہیں۔ جتاب اپنیکر کل پہلی مرتبہ منتخب ہو کر حکومت میں آنے کے بعد تقریر توکری تھی اکثر دوست کہ رہے تھے ابھی تک تم اپوزیشن لیڈر ہو۔ اس میں قصور میرا بھی نہیں ہے جس وقت سے سیاست کی ابتداء کی ہے یا جس وقت سے ہم نے ہوش سنجھلا ہے ہم اپوزیشن میں رہنے ہوئے آئے ہیں۔ شاید وہی ایک عادت ہے جس وقت میں اسمبلی میں سمجھتا ہوں راست Right کی بجائے لفت Left کی طرف جاتا ہوں شاید اس کو بری عادت سمجھیں میں اس کو بری نہیں سمجھوں گا وہ ایک اچھی عادت تھی جس کا اظہار کرتے ہوئے ہم اس مقام پر پہنچنے ہیں۔ میں اس کو برای نہیں کہوں گا کیونکہ وہ ہماری سیاست کے وجود کا ایک حصہ ہے نہ میں اپنے آپ کو برا سمجھوں گا نہ مجھے حق پہنچا ہے کسی دوسرے کو برا کہوں۔ تو اب یہ عادت کب ختم ہو یہ چھیس سال کی ہماری عادت ہے کو شش تو کروں گا کہ اس میں اپنے آپ کو ایڈ جست کروں۔ مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہوا ہے کو شش میری یہ رہے گی کہ میں کسی کے اعتماد کو خصیں نہ پہنچاؤں۔ کیونکہ جیسا کہ ان میں نے وکر کیا ہے

مشکلات اور مسائل ہمارے پاس بہت زیادہ ہیں اور وسائل کی ہمارے پاس بے حد کی ہے۔ کرپشن جس کا ذکر ہمارے ایوان میں بیٹھے ہوئے دوستوں نے کیا ہے۔ مگر ہم اگر نیک نیتی سے اس کا خاتمه چاہتے ہیں سیرے خیال میں دنیا میں وہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کے مقابلے میں نیک نیتی ہو اور وہ ناممکن ہو۔ صبر کے ساتھ ہم کام لیتے رہے، انصاف ہم کرتے رہے۔ جب ہم خود کرپٹ نہ ہوں تو کرپشن ہمارے نزدیک بھی نہیں آسکتی۔ ہاں پہلے کے مقابلے میں ہم خود کرپٹ ہوں تو ان کرپٹ حضراتوں کو ان کرپٹ لوگوں کو ہمیں کرپٹ کرنے میں دیر نہیں لگے گی کیونکہ مثل دی جاتی ہے کہ پانی اگر جھٹے سے میلا ہو یعنی کی طرف آپ جتنی بھی اس کو صاف کرنے کی کوشش کریں وہ صاف نہیں ہوگا۔ ہمیں وہ پانی جھٹے سے صاف رکھنا ہے۔ ہمیں آج نہیں بلکہ ہر وقت یہ عمد کرنا ہو گا کہ ہم شخص ہوں گے، اپنے ملک کے ساتھ اور ہم شخص ہوں گے اپنے قوم کے ساتھ اور آج کے وقت میں ہماری قوم کرپشن برداشت نہیں کر سکتی۔ نہ آج نہ آنے والا کل بلوجستان آج جن مشکلات کا شکار ہے۔ میں تو ان لوگوں سے ابجا کروں گا کہ خدارا اس پر رحم کریں کافی ظلم ہو چکا ہے اس کے ساتھ اور وہ نے بھی اس پر ظلم کیتے ہیں ہم نے اپنے باتھوں سے اس کو لونا ہے اب اس میں گنجائش نہیں ہیں کہ مزید یہ ظلم برداشت کر سکے اگر ہم اس کو چاہتے ہیں کہ یہ چلے پھولیں اس میں ہمارے آنے والی نہ اچھے دن گزارے تو ہمیں اس کا سوچنا چاہیے۔ ہمیں وہ اعتراف کرنا چاہیے کہ ہمیں اس کی مستقبل کا خیال ہے۔ اگر جتاب اپنے کی اس حکومت میں شامل پارٹیاں ہیں، تمام دوستوں کا ان تنظیموں سے تعلق ہے ان پارٹیوں سے تعلق ہے جن کا نصب الحین اپنی پارٹی کا پروگرام اپنی پارٹی کی بسلیں قائم کرنا ہے، سیرے خیال میں یہ تمام پارٹیاں جو اس گورنمنٹ میں شامل ہیں ان میں نہ کرپشن دیکھائی دیتی ہے نہ انہوں نے *With* پارٹی کسی کرپشن کو برداشت کیا ہے۔ سب کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں (جیسے یو آئی ایک بھی اگر کسی ممبر نے ان کے پارٹی پروگرام سے انحراف کرنے کی کوشش کی ہے نیک مجرم کی حیثیت سے انکو پارٹی سے نکال دیا ہے بلوجستان نیشنل پارٹی کی بھی یہ روایت رہی ہے کہ ایک ایم این اے ہوتے ہوئے جب اس

نے کہ پیش کی طرف جانے کا رخ کیا پارن پروگرام کو نظر انداز کیا تو وہاں ہم نے ایک انکوٹے ایم این اسے کا بھی پردا۔ نہیں کیا ہم نے اپنی پارٹی اصول اپنے ساتھیوں کی رائے سے وہ فیصلہ کیا کہ آج ہم اپنے دوستوں کے سامنے فخر کے ساتھ چلتے ہیں۔ اسی طرح پہلی بیوپی کی بھی مثل ہے۔ جناب اچیکر جیسا کہ میں نے کہا کہ مسائل ہمارے بہت سارے ہیں۔ ہر حال ایوان میں ان مسائل کا ذکر ہون رہے گا۔ اپوزیشن میں جو ساتھی بیٹھیں گئیں ان سے گزارش کر رہا کہ انہاں سے غلطیاں ہوتی ہیں اور اپوزیشن میں بسختی ہوئے حضرات کا فرض بتتا ہے کہ آپ ان غلطیوں کی نشاندہی کریں۔ بصیرے کہ ہمارا بھی اقتدار میں آئے کا پہلا موقع ہے۔ جعفر غان نے خود کا تھا ان با بھی اپوزیشن میں جانے کا پہلا موقع ہے۔ اگر ان کو کوئی مشورہ چاہیے ہو گا ہمارا اپوزیشن میں رہتے ہوئے کافی تجربہ ہے، ان کو کسی مشورے کی محدودت ہوئی کسی رائے کی ہمارے دروازے ان کے لئے حاضر ہے ہم بھی چاہیں گے کہ کچھ مشورہ ان سے لے لے کہ جو بیت الٹاہ کا بجٹ انہوں نے پیش کیا تھا وہ مشورہ ہم ان سے لینا نہیں چاہیں گے جو ۱۹۹۶ء میں انہوں نے ایوان میں پیش کیا تھا میرے خیال میں ان کے بیت الٹاہی بجٹ کا بوجھ آج ہم پر آ رہا ہے۔ اور ہم پر یہ بھی الزام لگایا جا رہا ہے کہ راتوں رات ہم لوگوں پر ڈورے ڈال رہے ہیں۔ کیا مقابلہ ہمارے ان ڈوروں کا آپ کی اسلام آباد سے لائی ہوئی ان زنجیروں ان رسیور کا بڑی مضبوط ہے آپ کی وہ رسیال جو آپ اسلام آباد سے لائے ہیں۔ بڑی مضبوط ہے آپ کی وہ زنجیریں جو آپ نے ان ساتھیوں کو اس میں جکڑے رکھا ہے۔ ہم نے کبھی کسی پر ڈورے ڈالے ہیں نہ ہم ڈورے ڈالنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے تمام ساتھیوں کو دعوت دی ہے کہ ائے ہمارے ساتھ مل بینچ کر اپنے مشورے سے اس حکومت کو صحیح طریقے سے چلاں گے اس کی شرافت یہ ہیں کہ کاہینہ کو بڑھاؤ۔ پہلے بہت کچھ ہو پہنا ہے۔ صوبے پر ظلم ہم جو ائے ہیں آج انتدار میں اس ظلم کو ختم کرنے کے لئے ہم نے کہ ان عوام میں اضافہ کرنے کے لئے مسائل جیسا کہ ۱۰۰ مسئلہ ہی ہمارے دوستوں نے یہاں پر پیش کیا۔ واپس آجسے تو بچھے ہیں۔ نہیں۔ اسی بے۔ سب اپوزیشن میں تھے تمام دوستوں نے مل کر

واپڈا کے خلاف ایک قرارداد لائی تھی آپ یہیں کریں جاتے اسکے بعد وہ مجرک قرارداد میں کرنے کے لئے کھڑا ہوا اس نے ابھی تک دو الفاظ ہی نہیں لئے تھے کہ اسکی بال کی بھلی چلی گئی۔ اب میں نہ جانے اس کا ذکر کروں نہ کروں کیونکہ اجلاس اختتام پر پہنچے والا ہے۔ مگر اسکی ظلم اور زیادتیاں جس سے یہ ایوان بھی شدید سکا، جس سے ہم منتخب نمائندے جو ایک مینٹسٹ لیکر آئے وہ نہیں سکے تو ظاہر ہے وہ عوام جنہوں نے ہمیں مینٹسٹ دیکر بھیجا ہے ان کا کیا حال ہے لوگ پہنچنے کی پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔ چار مینٹے سے بھلی غائب ہے۔ اس سلسلے میں ہماری فرست ترجیح ہے جس کا ذکر ہمارے دوستوں نے سرور خان کا کڑ نے کیا واپڈا انتظامیہ اور ہم نے میں بینٹھ کر کل یہ بات میں بسم اللہ خان کا کڑ کی **Knowledge** میں لانا چاہتا ہوں۔ ساری ہے بارہ بجے ہم نے ان کے ساتھ ایک مینٹسٹ رکھی ہے اس کا ایک کمل حل ہم نکالی۔ آج سے پہلے عارضی طور پر اس کا حل چاہتے تھے لوگ۔ نہیں ہم چاہتے تھے کہ کمل طور پر حل ہو جائے۔ جس منی ہمارا بھلا ہے۔ سینڈک کے مسئلے کا ذکر نہ جانے کیوں آج پھر تجھے وہ رویہ شاید اختیار کرنا پڑے جو اپوزیشن میں بیٹھتے ہوئے کرنا پڑتا تھا۔ اتنا بڑا پروجیکٹ جو اس صوبے میں لگایا اتنی بڑی انویسٹمنٹ اس پر ہو گئی ہے جنہوں نے انویسٹ کیا ہے کم از کم وہ تو سوچے اس کو جنہوں نے اس کی بنیاد رکھی ہے کم از کم وہ اس کا علم کرے۔ اس سے اگر فائدہ پہنچتا ہے تو پورے پاکستان کو پہنچتا ہے۔ ہاں ہمارے صوبے کے لوگوں کو صرف ایک ہی فائدہ پہنچتا ہے وہ ہے ملازمتوں کا۔ کیا ہمیں یہ بھی حق حاصل نہیں کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے ہی دستر خوان پر اپنے سلمنہ پلیٹ سجائیں یہ بھی حق ہم سے پہنچنا جا رہا ہے۔ ہم سے یہ حق بھی پہنچنا جا رہا ہے کہ ہم اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنے گھر کی آرائش کا حق نہ رکھ سکیں۔ ہم سے یہ حق بھی پہنچنا جائے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے ستون کا بھی خیال نہ رکھ سکیں۔ تو میرے خیال میں اس سے بڑھ کر ظلم اور زیادتی نہ کبھی کسی قوم کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہوگی۔ یہ واحد صوبہ ہے جس کے ساتھ یہ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ موجودہ مرکزی حکومت جو وجود میں آئی ہے پاکستان مسلم ایگ کی ہم تو اس سے بھی توقع رکھیں گے۔ حالانکہ پہلے ایسا نہیں ہوا لیکن آج ہم

ان سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ماضی کی طرح بلوچستان کو نظر انداز نہیں کریں گے۔ ماضی میں جو قلم و زیادتیاں اس صوبے پر ہوئی ہیں اس کا ازالہ جس طرح کہ میں محمد نواز شریف وزیرِ اعظم پاکستان نے اپنی پہلی تقریر میں کیا تھا اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ مرکز ہم سے تعاون کرے ہم ہر وقت اس کے ساتھ تھوڑن کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم صرف اپنا حق مالک رہے ہیں۔ ہم نے نہ کسی کا حق مارنے کی کوشش کی ہے۔ حق مارنا اور حق مانگنا الگ چیز ہے ہم نے صرف اپنا حق مانگا ہے۔ ہمیں حق سے نوازا جائے اس کے علاوہ ہمیں اور کچھ نہیں چلیتے۔ ہم نہ مرکز کے ساتھ مجاز آرائی چاہتے ہیں نہ جس طرح کہ یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ ان کی حکومت آتے ہی یہاں پر مجاز آرائی شروع ہو جائیگی۔ مرکز کی ساتھ نہیں ہم آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے حال پر چھوڑا جائے ہم نہ کسی کے ساتھ مجاز آرائی چاہتے ہیں۔ نہ کسی کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں ہم مجبور ہیں اگر آپ قلم و زیادتی کر گئے ہم پر قلم و جبر کریں گے تو ہم سے کم ہم سے وہ بھینٹے کا حق تو نہ بھینٹے۔ ہم سے تو آنسو بھانے کا حق نہ بھینٹے، اپنے مردوں پر دو آنسو بھانے کا حق ہم سے تو نہ بھینٹے۔ یہ حق ہمیں خدا نے دیا ہے اور اس حق کو ہم ہر وقت استعمال کرتے رہیں گے۔ ہذا مسئلہ یہاں پر دوسرے برادر و قوموں کے حقوق اور بیٹھ کے مرکز سے اپنے حقوق حاصل کر لیں۔ ہم ایک دوسرے سے دور نہیں ہیں ہم بھائی ہیں جب ایک چیز ہمارے گھر میں آجائے تو بیٹھ کے اس کو قسم کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہو گا۔ پہلے تو مل بیٹھ کے وہ حق تو حاصل کر لیں جو بلوچ کا حق ہے اس بلوچ کو ملے گا جو پشتون کا حق ہے وہ اس پشتون کو ملے گا جو یہاں پر آباد کاربے اس کے حق سے بھی ہمیں انکار نہیں ہے جو یہاں پر ہزارہ ہے ہم ان کے حق سے انکار نہیں کر گئے مگر پہلے آئیے اس حق کو تو حاصل کریں وہ کہتے ہیں جس طرح کہ کرم نو شیرودی نے کل کی تھا کہ پانی دور ہے ابھی تک ہم نے جوتے اپنے کندھوں پر رکھ دیتے ہیں اس پانی کی طرف کیجئے جائیں پھر بیٹھ کے یہ مل کر گئے کہ کس کا کھانا حق ہے میں نے زیادہ کھایا ہے آیا کسی بلوچ نے پشتون کا زیادہ حق مارا ہے وہ پھر دیتے کے لئے تیار ہے اگر پشتون نے غلطی سے کسی بلوچ کا حق مارا وہ بھی دیتے کے لئے میرے خیال

تیار ہو گا ہم مل بیٹھ کے ہر اوری کی طرف سے اس مسئلے کو حل کر گلے۔ اگر ہم حق تھیں کہ حق کس کو کہا جاتا ہے، حق اور نفرت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ جتاب اپنیکر: ایک کو کہا جاتا ہے حق کہ وہ دوسروں کے لئے بھی سمجھے ایک وہ ہے کہ نفرت پھیلا کر حق کو تسلیم کرنا، اس کو نہ کسی نے حق سمجھا ہے اور نہ کوئی سمجھے گا۔ صرف نفرت پھیلا کر لوگوں کو دوست و گربان کر اکر اور اپنی من مالی کرنے کی نہ پہلے کسی نے اجازت دی ہے نہ آج ہو گی۔ ہم بھائی ہیں بھائی بن کر رہیں، نہ کہ نفرت کی بناء پر ہم اپنے آپ کو اتنا دور کریں کہ دوسرے بیٹھے ہوئے ہم پر ہمی اور مذاق کریں۔ جتاب اپنیکر اجلاس ہوتے رہیں گے۔ اور اس میں مزید جو ہماری حکومت کی جو پلیسیاں ہیں وہ ہم واضح کرتے رہیں گے اس میں سرور خان کا کڑ تو بیٹھے نہیں ہیں انہوں نے کافی سمجھے نصیحت بھی کی ہے اور میں ابھی تک وہ سمجھے نہیں سکا کل وہ (ج) ایں تھے آج (ان) ایں ہیں یہ (ج) اور (ان) ادن بدلتے رہتے ہیں۔ میں کچھ پڑھتے ہی نہیں ان کا ہر حال ہمیں نصیحت کرنے کی بجائے وہ اپنے آپ کو یا ان دوستوں کو نصیحت کرے جو کپڑوں کے ساتھ پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔ جو جو تویوں کے ساتھ پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔ ان کو وہ نصیحت کرے تو میرے خیال میں فائدہ مند ہو گا۔ وہ ان کو اپنی نصیحت سے نوازیں جن کی ان نصیتوں کا ان کو ضرورت ہے۔ ہمیں جب آپ کی نصیحت کی حضورت ہو گی ہم حاصل کرتے رہیں گے۔ آپ آتا چاہتے ہیں بھیر کسی شرط و شرائط کے ہمارے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں پشتونوں کی آپ سمجھتے ہیں کہ غمازدگی نہیں ہے۔ مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب میرے خیال میں پشتون ہیں ان کے پشتون ہونے میں آپ کو کوئی خلک ہے یا سرور خان صاحب جس کا بینہ میں ہو تو صرف پشتونوں کی غمازدگی ہوتی ہے دوسرے کوئی ہو تو ان کی غمازدگی نہیں ہے تو جتاب اپنیکر: آخر میں میں جو کل مولانا واسع نے ایک چیز کی نشاندہی کی تھی یہ اسکی کے ایسا لائز Oath کے لئے ایک مینے کی بونس کا کل تو میں اس کا اعلان بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اونھے نہیں لیا تھا۔ کل جب میں حلف لیا تو سب سے پہلے احکامات جو میں نے جاری کیئے اور آج اس ایوان میں اس کو پھر میں اعلان کرتا ہوں کہ اسکی کے ایسا لائز کی ایک مینے کی بونس کی تجوہ

دی جائے۔ اور میں تمام ممبران کا دوستون کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کا اعلیٰ کیا اور یہ بات میں واضح کرنا چاہوں گا ہمارے حکومت میں ساتھ دینے والے ساتھیوں سے اور وہ لوگ جنکا اس حکومت میں بیو روکر لئی کا بڑا باหٰہ ہے کہ پیش کے حوالے سے نہ ہم سے کوئی اسید کی جائے نہ ہم سے یہ توقع بھی کی جائے کہ ہم کہ پیش کو ایک فیصلہ تک بھی موجودہ حکومت نہیں برداشت کریں گے چاہے وہ ایک آنے کی کہ پیش ہو چاہے وہ ایک لاکھ کی کہ پیش ہو موجودہ حکومت کا اگر ہم اس کو دوسری حکومتوں سے بالکل ایک مختلف حکومت چاہتے ہیں تو سب سے پلا ہمارا کام اس کہ پیش کا خاتمه ہے اس صوبے میں امن و امان قائم کرنا ہے، لوگوں کو ان کے جائز حقوق دلانا ہے، یہ ہمارا نصب العین ہے نہ کہ کرسی ہمارا نصب العین ہے۔ اگر کرسی ہمارا نصب العین ہوتی ہمارا مقصد ہوتا تو شاید چیزیں سال ہم اپوزیشن میں گزارہ نہ کرتے چیزیں سال ہم اپوزیشن میں روتے اور چلتے نہیں آج جو ہم نے جو حکومت بنائی ہے ان پارٹیوں کے تعاون اور ان کی مدد سے جن کی کتابیوں میں کہ پیش کا نام دکھائی نہیں دیگی میں ان تمام سے بھی ہی گزارش کروں گا کہ جو بھی ہمارے کیدت کے ممبر میں ان سے آپ اپروچ کریں تو یہ کہ پیش اسی قبرستان میں دفن کر کے پھر ہمارے طرف آئیں میں تمام ممبروں کا اور جناب اسپیکر آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

**جناب اسپیکر** تکریب جناب لیڈر آف دی پاؤس۔ میں جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کا جو اس وقت ہمارے لیڈر آف دی پاؤس بھی ہیں کی ازحد مشکور ہوں کہ آپ نے اسکلی کے ملازمین کے لئے جوار خاد فرمایا ہے باؤں دینے کا مجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ میں ان کی جانب سے آپ کا اور تمام ایوان کا تکریب ادا کروں۔ بہت سرہانی۔

**سید احسان شاہ** پاؤئٹ آف ارڈر۔ جناب اسپیکر صاحب صبح جان جملی صاحب نے عطا شاد صاحب کے متعلق کوئی قرارداد چیز کی تھی۔

**جناب اسپیکر** وہ میں نے کہہ دیا تھا کہ قرارداد کو باقاعدہ دیا جائیگا۔ میں نے کہہ دیا تھا۔ سکرٹری صاحب گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

آخر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی)

MR. AKHTAR HUSSAIN KHAN (Secretary Assembly).

## ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Lt. General Imran Ullah Khan, Governor of Balochistan hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Sunday the 23rd February, 1997, after the session is over.

Sd/-

Dated Quetta, the

( Lt. General Imran Ullah Khan )

22nd February, 1997.

Governor Balochistan

جواب اپسیکر گورنر صاحب کے حکم کی روشنی میں اب اسیلی کا اجلاس غیر محدودت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

( اسیلی کا اجلاس (سہ پر) ایک بجکر پنچ سیس منٹ پر غیر محدودت کے لئے ملتوی ہو گیا)۔